سلمان رحمان

ہماری خدمات: حج اور عمرہ زیارت ٹورس، ویزہ اسٹمپنگ، وکالا سروسز، انٹرنیشنل اینڈ ڈومیسٹک ایئر ٹکٹنگ

Hina Air Travel

Hajj & Umrah Ziyarat Tours, Visa Stamping, Wakala Services International & Domestic Air Ticketing.

Second Floor Shop No. 7, Universal Complex Near Noor Manzil Lalbagh, Lucknow-226001. Contact No. - 0522-4590763

Email : hinaairtravel@gmail.com

Mobile:9559322919,9415023319

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ

لوہیا نامہ

URDU DAILY **LOHIA NAMA** LUCKNOW

ناولٹی کلاتھ سینٹر

Latest WEDDING Gowns

Kamdar Suits and all Kind of Handicraft

Specialist in GHARARA'S

NOVELTY Cloth Center

Nazirabad, Lucknow-226018, Ph.:0522-4332331

E-mail:novelty.creations78@gmail.com

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 12, Issue No. 315 Wednesday 19 February, 2025 Price: 1 - Pages:4 Morning Edition

جلد نمبر (۱۲) شمارہ نمبر (۳۱۵) ۱۹ر فروری ۲۰۲۵ء بروز بدھ قیمت: ایک روپیہ (صفحات: ۴)

امت شاہ کے قریبی گیانیش کمار نئے چیف الیکشن کمشنر مقرر

راہل گاندھی کو چیف الیکشن کمشنر کی تقرری پر اعتراض، وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کو لکھا خط، سپریم کورٹ کے فیصلے کی خلاف ورزی پر حکومت کو بنایا تنقید کا نشانہ، تقرری ملتوی کرنے کا مطالبہ

نئی دھلی (ایجنسی): الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو ہندوستان کا اگلا چیف الیکشن کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔ وہ سبکدوش ہونے والے راجیو کمار کی جگہ لیں گے۔ وہ کیرالہ کیڈر کے 1988 بیچ کے آئی اے ایس افسر ہیں۔ گیانیش کمار پہلے چیف الیکشن کمشنر ہیں جنہیں الیکشن کمشنروں کی تقرری کے حوالے سے نئے قانون کے تحت تعینات کیا گیا ہے۔ اس قانون کے تحت الیکشن باڈی کے سربراہ کے انتخاب کے لیے بنائی گئی کمیٹی میں چیف جسٹس کی جگہ وزیر داخلہ کو شامل کیا گیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امت شاہ اور اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی پر مشتمل سلیکشن کمیٹی نے کل پیر یعنی 17 فروری کو ان کے نام کو حتمی شکل دی اور صدر کو اس کی سفارش کی۔ الیکشن کمیشن میں اپنے دور اقتدار سے قبل گیانش کمار کئی اہم عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں۔ ان میں وزارت دفاع میں جوائنٹ سیکرٹری، وزارت داخلہ میں جوائنٹ سیکرٹری اور ایڈیشنل سیکرٹری، وزارت پارلیمانی امور میں سیکرٹری اور وزارت تعاون میں سیکرٹری جیسے عہدے شامل ہیں۔ انہوں نے آئی آئی ٹی کانپور سے سول انجینئرنگ میں B.Tech کی ڈگری حاصل کی ہے۔ انہوں نے بزنس فائنس اور ہارورڈ یونیورسٹی سے ماحولیاتی معاشیات کی تعلیم بھی حاصل کی ہے۔

اس سے قبل گیانش کمار مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے ساتھ وزارت داخلہ میں کام کر چکے ہیں۔ اگست 2019 میں آرٹیکل 370 کو ہٹانے کے وقت، وہ امت شاہ کی قیادت میں وزارت داخلہ میں کشمیر ڈویژن میں جوائنٹ سکریٹری کے طور پر تعینات تھے۔ مزید یہ کہ 2020 میں انہیں ایڈیشنل سیکرٹری کے عہدے پر تعینات کیا گیا۔ انہوں نے ایودھیا کیس پر سپریم کورٹ کے فیصلے سے متعلق تمام معاملات کو دیکھنے کے لئے وزارت داخلہ میں ایک ڈیسک کی قیادت بھی کی۔

وزارت قانون کی جانب سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے مطابق، وہ 26 جنوری 2029 تک اپنے عہدے پر برقرار رہیں گے۔ یہ تقرری نئے قانون کے تحت عمل میں آئی ہے، جس کے مطابق چیف الیکشن کمشنر اور دیگر انتخابی کمشنرز کی تقرری کے لیے وزیر اعظم، لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور ایک نامزد مرکزی وزیر پر مشتمل کمیٹی فیصلہ کرے گی۔

لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے اس تقرری کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ کمیٹی کی ساخت غیر متوازن ہے، کیونکہ اس سے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کو ہٹا دیا گیا ہے۔ پیر کو منعقدہ اجلاس میں حکومت نے 5 ناموں کی تجویز دی، جن میں گیانیش کمار بھی شامل تھے، تاہم راہل گاندھی نے اس پر اعتراض کیا اور سپریم کورٹ میں اس قانون کے خلاف دائر درخواست کا حوالہ دیا۔ اس کے باوجود حکومت نے ان کی مخالفت کو نظر انداز کرتے ہوئے گیانیش کمار کی تقرری کا اعلان کر دیا۔

اس تقرری کے ساتھ ہی حکومت نے آئی اے ایس افسر وویک جوشی کو الیکشن کمشنر مقرر کرنے کا بھی اعلان کیا۔ وہ 1989 بیچ کے ہریانہ کیڈر کے افسر ہیں اور 2031 تک اپنی خدمات انجام دیں گے۔ گیانیش کمار 1988 بیچ کے کیرالہ کیڈر کے آئی اے ایس افسر ہیں۔ انہوں نے وزارت داخلہ میں اپنے دور میں آرٹیکل 370 کے خاتمے کے بعد اس کے نفاذ میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ وہ 15 مارچ 2024 کو الیکشن کمشنر کے طور پر تعینات ہوئے تھے۔ ان کی قیادت میں رواں برس کے آخر میں بہار اسمبلی انتخابات اور 2026 میں کیرالہ، تمل ناڈو، مغربی بنگال اور پڈوچیری کے انتخابات منعقد ہوں گے۔

کانگریس نے حکومت کے اس اقدام کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ سپریم کورٹ میں 2023 کے انتخابی تقرری قانون کو چیلنج کیا گیا ہے اور اس پر عدالت نے تین احکامات بھی جاری کیے ہیں۔ اگلی سماعت 19 فروری کو متوقع ہے، لہٰذا حکومت کو اس فیصلے کو موخر کرنا چاہیے تھا۔ کانگریس نے یہ بھی کہا کہ اگر حکومت سپریم کورٹ سے اس کیس کی جلد سماعت کی درخواست کرے تو وہ اس کی حمایت کرے گی۔ سپریم کورٹ 19 فروری کو اس معاملے پر سماعت کرے گا، جس کے ممکنہ فیصلے کے اثرات مستقبل میں الیکشن کمیشن کی خودمختاری پر مرتب ہو سکتے ہیں۔

حکومت کی جانب سے چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) کی تقرری پر اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے سخت اعتراض کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ کو اختلافی نوٹ پیش کیا ہے۔ انہوں نے اس فیصلے کو سپریم کورٹ کے احکامات کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ جمہوریت اور انتخابی عمل کی شفافیت کے لیے خطرناک ہے۔ راہل گاندھی نے اختلافی نوٹ میں واضح طور پر لکھا، "ایک آزاد اور خودمختار الیکشن کمیشن کی سب سے بنیادی شرط یہ ہے کہ چیف الیکشن کمشنر اور دیگر کمشنروں کی تقرری کا عمل کسی بھی حکومتی مداخلت سے آزاد ہو۔ سپریم کورٹ کے فیصلے کو نظر انداز کرتے ہوئے مودی حکومت نے کمیٹی سے چیف جسٹس آف انڈیا کو خارج کر دیا ہے، جس سے لاکھوں ووٹرز کے ذہنوں میں انتخابی عمل کی شفافیت پر سنگین خدشات پیدا ہو گئے ہیں۔" انہوں نے مزید لکھا، "بطور قائد حزب اختلاف، میرا فرض ہے کہ میں بابا صاحب امبیڈکر اور ہمارے بانی رہنماؤں کے اصولوں کی پاسداری کرتے ہوئے حکومت کو جواب دہ بناؤں۔ لیکن وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کا رات گئے چیف الیکشن کمشنر کے انتخاب کا فیصلہ، جبکہ اس کمیٹی کی قانونی حیثیت خود سپریم کورٹ میں چیلنج کی جا چکی ہے اور اس پر اگلے 48 گھنٹوں میں سماعت ہونی ہے، نہایت غیر مناسب اور غیر جمہوری عمل ہے۔" راہل گاندھی نے کہا کہ حکومت کا یہ فیصلہ الیکشن کمیشن کی غیر جانبداری پر سنگین سوالات کھڑے کرتا ہے اور انتخابی نظام پر عوامی اعتماد کو مزید کمزور کرتا ہے۔ انہوں نے حکومت پر الزام لگایا کہ وہ عدلیہ کے فیصلوں کو نظر انداز کرتے ہوئے ادارہ جاتی خودمختاری کو نقصان پہنچا رہی ہے۔

یاد رہے کہ 2023 میں سپریم کورٹ نے چیف الیکشن کمشنر اور دیگر کمشنروں کی تقرری کے لیے ایک کمیٹی بنانے کا فیصلہ دیا تھا، جس میں وزیر اعظم، قائد حزب اختلاف اور چیف جسٹس آف انڈیا کو شامل کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ تاہم، حکومت نے ایک نئے قانون کے ذریعے چیف جسٹس کو اس کمیٹی سے نکال کر ان کی جگہ ایک وزیر کو شامل کر دیا، جس پر اپوزیشن نے شدید اعتراض کیا تھا۔ راہل گاندھی کے اختلافی نوٹ کے بعد کانگریس اور دیگر اپوزیشن جماعتوں نے بھی حکومت پر شدید تنقید کی ہے۔ کانگریس نے کہا ہے کہ حکومت جمہوری اصولوں کو کمزور کر رہی ہے اور اداروں پر سیاسی کنٹرول بڑھانے کی کوشش کر رہی ہے۔ سپریم کورٹ کی آئندہ سماعت میں اس معاملے پر کیا فیصلہ آتا ہے، یہ دیکھنا باقی ہے، لیکن اپوزیشن نے حکومت کو واضح پیغام دیا ہے کہ وہ الیکشن کمیشن کی آزادی پر کسی بھی سمجھوتے کو قبول نہیں کرے گی۔

عبداللہ اعظم کی جیل سے رہائی کا راستہ ہموار، ایم پی-ایم ایل اے کورٹ سے ضمانت منظور

لکھنؤ (ایجنسی): سماجوادی پارٹی کے جنرل سکریٹری اعظم خان کے بیٹے عبداللہ اعظم کے جیل سے باہر آنے کا راستہ ہموار ہو گیا ہے۔ دشمنانہ ملکیت خرد برد سے متعلق معاملے میں عبداللہ اعظم کی ضمانت منظور ہو گئی ہے۔ رام پور کے ایم پی-ایم ایل اے مجسٹریٹ کورٹ نے عبداللہ کو ضمانت پر رہا کرنے کا حکم صادر کر دیا ہے۔ امید کی جا رہی ہے کہ 3 سے 4 دنوں میں وہ جیل کی سلاخوں سے باہر آ جائیں گے۔ ایک وقت تھا جب اعظم خان، ان کی شریک حیات تزئین فاطمہ اور بیٹا عبداللہ اعظم تینوں جیل میں بند تھے۔ تزئین پہلے ہی ضمانت پر جیل سے باہر آ چکی ہیں، اور اب عبداللہ کی رہائی کا پروانہ بھی صادر ہو گیا ہے۔ سابق رکن اسمبلی عبداللہ اعظم ہردوئی جیل میں بند ہیں۔ وہ 17 ماہ بعد جیل سے باہر آئیں گے۔ یوپی میں سماجوادی پارٹی کی حکومت جانے اور یوگی حکومت بننے کے بعد اعظم خاں اور ان کے کنبہ پر یکے بعد دیگرے کئی کیسز درج ہوئے تھے۔ کئی کیسز اعظم خان کے ساتھ ساتھ ان کی بیوی تزئین اور بیٹے عبداللہ پر ہوئے، جس کے بعد انھیں جیل میں بند کر دیا گیا۔ عبداللہ کو دشمنانہ ملکیت ہضم کرنے کے معاملے میں ملزم بنایا گیا تھا۔ یہ مقدمہ ریکارڈ روم کے اسسٹنٹ ریکارڈ کیپر محمد فرید کی طرف سے سول لائنس تھانے میں 9 مئی 2020 کو درج کرایا گیا تھا۔ لکھنو؟ کے پیر پور ہاو؟ س باشندہ سید آفاق احمد اور نامعلوم کے خلاف مقدمہ درج ہوا تھا۔ اس میں دشمنانہ ملکیت کو خرد برد کرنے کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ دشمنانہ ملکیت معاملے میں ضمانت کے لیے اعظم خان نے بھی عرضی لگائی تھی۔ حالانکہ بعد میں انھوں نے عرضی واپس لے لی تھی۔ اس کے بعد عبداللہ اعظم کی ضمانت عرضی پر پیر کے روز بحث پوری ہو گئی تھی۔ معلوم ہو کہ کچھ ماہ پہلے دشمنانہ ملکیت کو خرد برد کرنے کے الزام میں پھنسے سماجوادی پارٹی لیڈر اعظم خاں و عبداللہ اعظم کو رامپور پولیس نے کلین چٹ دے دی تھی۔ اس کے بعد یہ معاملہ انتظامیہ تک پہنچا تھا۔ انتظامیہ نے اس معاملے پر دوبارہ غور و خوض کا حکم دیا تھا۔ ایس پی نے اس معاملے کی جانچ کرائم سیل کے انسپکٹر نواب سنگھ کو سونپی تھی۔ نواب سنگھ اس وقت شہر کوتوال ہیں۔

آپ بغیر شادی کے کھلے عام ساتھ رہ رہے ہیں، تو لیو-اِن کی رازداری کیسے ختم ہو گئی؟ یوسی سی پر ہائی کورٹ کا سوال

نینی تال (ایجنسی): اتراکھنڈ میں 27 جنوری کو یکساں سول کوڈ (یوسی سی) نافذ ہو گیا، جس کے بعد اس کے کئی پہلوؤں پر بحث چھڑ گئی ہے۔ خاص طور پر لیو-اِن ریلیشن شپ کے لازمی رجسٹریشن کے معاملے پر سوال اٹھائے جا رہے ہیں۔ کئی افراد اس شرط کو نجی زندگی میں مداخلت قرار دے رہے ہیں۔ اسی کے پیش نظر، ہائی کورٹ میں اس قانون کو چیلنج کیا گیا ہے۔ 23 سالہ شخص کی دائر کردہ درخواست پر سماعت کے دوران، اتراکھنڈ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس جی نریندر نے کہا کہ حکومت نے لیو-اِن ریلیشن شپ پر پابندی عائد نہیں کی، بلکہ صرف اس کا رجسٹریشن لازمی قرار دیا ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ جب لوگ بغیر شادی کے کھلے عام ساتھ رہ رہے ہیں، تو رجسٹریشن سے رازداری کیسے متاثر ہو رہی ہے؟ جسٹس آلوک مہرا کی بینچ میں درخواست گزار جے تریپاٹھی کے وکیل ابھیجے نیگی نے دلیل دی کہ یوسی سی کے تحت لیو-اِن ریلیشن شپ کا لازمی رجسٹریشن افواہوں کو بڑھاوا دے گا۔ انہوں نے سپریم کورٹ کے 2017 کے فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ ان کے موکل کی نجی زندگی میں مداخلت کے مترادف ہے، کیونکہ وہ اپنے تعلق کو باضابطہ طور پر رجسٹرڈ نہیں کرانا چاہتے۔ عدالت نے اس دلیل کو مسترد کرتے ہوئے واضح کیا کہ یوسی سی میں کسی بھی طرح کے عوامی اعلان کی شرط شامل نہیں، بلکہ محض رجسٹریشن کی بات کی گئی ہے۔ چیف جسٹس نے مزید کہا کہ اگر کوئی جوڑا ساتھ رہ رہا ہے، تو یہ اس کے آس پاس کے لوگوں کو معلوم ہوتا ہے۔ اس میں کون سی ایسی رازداری ہے جو متاثر ہو رہی ہے؟ کیا وہ لوگ کسی غار میں چھپ کر رہ رہے ہیں؟ سماعت کے دوران درخواست گزار کے وکیل نے ایک حالیہ واقعے کا حوالہ دیا، جہاں بین المذاہب لیو-اِن ریلیشن شپ کی وجہ سے ایک نوجوان کو قتل کر دیا گیا تھا۔ اس پر چیف جسٹس نے کہا کہ اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے عوام میں بیداری پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر کسی شخص پر غیر قانونی دباؤ ڈالا جاتا ہے، تو وہ عدالت سے رجوع کر سکتا ہے۔ یہ معاملہ ابھی عدالت میں زیر غور ہے اور یوسی سی کے مختلف پہلوؤں پر قانونی بحث جاری ہے۔ اتراکھنڈ ہائی کورٹ میں یوسی سی کے تحت شادی، طلاق اور لیو-اِن ریلیشن شپ کے قوانین کو چیلنج کرنے والی دو دیگر درخواستیں بھی زیر التوا ہیں، جن میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ان قوانین سے شہریوں کے بنیادی حقوق متاثر ہو رہے ہیں۔

سڑک حادثے میں 5 افراد ہلاک، 8 زخمی

بھنڈ (یو این آئی) مدھیہ پردیش کے بھنڈ ضلع کے بھنڈ-اٹاوہ روڈ پر جواہر پورہ گاؤں کے نزدیک آج صبح ڈمپر کی ٹکر سے ایک گاڑی میں سوار پانچ افراد کی موت اور آٹھ دیگر زخمی ہو گئے۔ پولیس ذرائع کے مطابق لوڈنگ آٹو میں سوار ایک درجن سے زائد لوگ شادی کی تقریب کے بعد جواہر پورہ گاؤں سے بھوانی پورہ گاؤں واپس آ رہے تھے۔ اسی دوران یہ حادثہ جواہر پورہ گاؤں کے نزدیک ہوا۔ ایک تیز رفتار ڈمپر نے سڑک کے کنارے کھڑے لوڈنگ آٹو کو ٹکر مار دی۔ جس کی وجہ سے اس میں سوار افراد متاثر ہوئے۔ زخمیوں کو یہاں کے اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ حادثے کے بعد گاؤں والوں نے جائے واردات کے علاقے بھنڈ رورل پولیس اسٹیشن میں سڑک پر جام لگا دیا۔ وہ ضلعی انتظامیہ اور عوامی نمائندوں کے خلاف شدید غصے کا اظہار کرتے ہوئے نعرے لگا رہے تھے۔ اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچی اور سمجھا کر حالات کو کنٹرول میں کیا۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ تنگ شاہراہ اور بھاری ٹریفک کی وجہ سے یہاں حادثات ہوتے رہتے ہیں۔

یوپی اسمبلی کے بجٹ سیشن کا آغاز، سماجوادی پارٹی کا ہنگامہ، کارروائی ملتوی

گورنر کے خطاب کے دوران زبردست نعرے بازی، بجٹ 20 فروری کو ہوگا پیش

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش اسمبلی کا بجٹ اجلاس منگل کو یعنی آج شروع ہو گیا، جہاں پہلے ہی دن سماجوادی پارٹی (ایس پی) کے اراکین نے زبردست احتجاج کیا۔ جیسے ہی گورنر آنندی بین پٹیل نے اپنا خطاب شروع کیا، ایس پی اراکین نے نعرے بازی شروع کر دی، جس کے سبب ایوان میں شور و غل دیکھنے کو ملا۔ احتجاج کے پیش نظر اسمبلی کی کارروائی دوپہر 12:30 بجے تک کے لیے ملتوی کر دی گئی۔

بجٹ سیشن کے آغاز سے قبل ہی سماجوادی پارٹی کے ارکان نے احتجاج کی منصوبہ بندی کر لی تھی۔ وہ اسمبلی کے باہر سے ہی نعرے لگاتے ہوئے آئے اور سابق وزیر اعظم چودھری چرن سنگھ کے مجسمے کے قریب جمع ہو کر مظاہرہ کیا۔ ایس پی کے ایم ایل اے اتل پردھان زنجیروں میں جکڑے ہوئے اسمبلی پہنچے، جبکہ دیگر کارکنان ہاتھوں میں تختیاں اور گھڑے لیے نظر آئے۔ گھڑوں پر 'اخلاقیات کا استھی کلش' تحریر تھا، جبکہ تختیوں پر مختلف نعرے درج تھے، جن میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) پر ریاست میں بھائی چارہ ختم کرنے کا الزام لگایا گیا تھا۔ اسی دوران سماجوادی پارٹی کے ایم ایل سی آشوتوش سنہا سائیکل پر اسمبلی پہنچے۔ ان کی سائیکل پر بھی ایک مٹکی بندھی تھی، جس پر 'اخلاقیات کا استھی کلش' لکھا ہوا تھا۔ دوسری جانب گورنر آنندی بین پٹیل نے اپنے خطاب میں ریاستی حکومت کی پالیسیوں اور کامیابیوں کو اجاگر کیا۔ تاہم، گورنر کا خطاب مکمل ہونے سے پہلے ہی ایوان میں ہنگامہ بڑھ گیا، جس کے سبب کارروائی 12:30 بجے تک ملتوی کر دی گئی۔ اسمبلی کے بجٹ سیشن کو لے کر نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے کہا کہ حکومت ریاست کی ترقی کے لیے پرعزم ہے اور اس سیشن میں کئی اہم موضوعات پر غور کیا جائے گا۔ انہوں نے اپوزیشن سے تعاون کی امید بھی ظاہر کی۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اس موقع پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اپوزیشن کو شکست کی مایوسی میں اپنی ناراضگی ایوان پر نہیں نکالنی چاہیے بلکہ مثبت رویہ اختیار کرنا چاہیے تاکہ ایوان کی کارروائی احسن طریقے سے چل سکے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ہر سوال کا مدلل جواب دینے کے لیے تیار ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ اسمبلی تعمیری بحث و مباحثے کا مرکز بنے۔

بجٹ سیشن کے دوران 20 فروری کو مالی سال 2025-26 کا عام بجٹ پیش کیا جائے گا۔ یہ اجلاس 18 فروری سے 5 مارچ تک جاری رہے گا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یوپی کی تاریخ میں کم ہی ایسے مواقع آئے ہیں جب اسمبلی کو اتنے طویل وقت کے لیے طلب کیا گیا ہو۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ تمام جماعتیں اس سیشن کو بامقصد اور نتیجہ خیز بنانے میں کردار ادا کریں گی۔

'مہاکمبھ بنا مرتیوکمبھ'، مغربی بنگال اسمبلی میں وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے پریاگ راج کی بدنظمی کو بنایا ہدف تنقید

کولکتہ (ایجنسی): مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے 18 فروری کو ریاستی اسمبلی میں ایک ایسا بیان دے دیا جس نے ہنگامہ برپا کر دیا ہے۔ انھوں نے اتر پردیش کے پریاگ راج میں جاری مہاکمبھ میلہ میں بدنظمی معاملہ پر مرکزی حکومت کے ساتھ ساتھ یوگی حکومت کی بھی تنقید کی۔ اس دوران انھوں نے 'مہاکمبھ' کو 'مرتیوکمبھ' تک کہہ ڈالا۔ مہاکمبھ میں پیش آ رہے حادثات اور بھگدڑ میں ہوئیں اموات کے تعلق سے ممتا بنرجی نے یہ تلخ تبصرہ بنگال اسمبلی میں کیا۔ انھوں نے میلہ میں بدانتظامی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ "مہاکمبھ تو مرتیوکمبھ میں بدل گیا ہے۔ میں مہاکمبھ اور گنگا ماں کا احترام کرتی ہوں، لیکن (وہاں جانے کا) کوئی منصوبہ نہیں ہے۔" وہ مزید کہتی ہیں کہ "امیروں اور وی آئی پی لوگوں کے لیے ایک لاکھ روپے تک کے کیمپ (ٹینٹ) دستیاب ہیں، لیکن غریبوں کے لیے کوئی انتظام نہیں ہے۔ میلے میں بھگدڑ کی حالت عام ہے، لیکن مناسب مینجمنٹ ضروری ہے۔" انھوں نے بی جے پی حکومت سے یہ سوال بھی کیا کہ کیا آپ نے کوئی منصوبہ بنایا تھا؟ بی جے پی پر تلخ تبصرہ کرتے ہوئے ممتا بنرجی نے کہا کہ پارٹی اپنے سیاسی مفاد کو حاصل کرنے کے لیے مذہب کا استعمال کر رہی ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ "اظہارِ رائے کی آزادی کا مطلب یہ نہیں کہ بی جے پی اراکین اسمبلی نفرت پھیلائیں اور سماج کو بانٹیں۔" وزیر اعلیٰ نے بی جے پی کے ان الزامات پر بھی تبصرہ کیا جس میں کہا گیا تھا کہ ان کا بنگلہ دیشی کٹر پسندوں سے رشتہ ہے۔ انھوں نے چیلنج پیش کرتے ہوئے کہا کہ "اگر بی جے پی یہ ثابت کر دے کہ میرا بنگلہ دیشی کٹر پسندوں سے رشتہ ہے، تو میں وزیر اعلیٰ عہدہ سے استعفیٰ دے دوں گی۔" اسمبلی میں مہاکمبھ کے تعلق سے ممتا بنرجی کے متنازعہ بیان پر حزب اختلاف کے قائد اور بی جے پی لیڈر شبھیندو ادھیکاری نے سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ شبھیندو کے ساتھ ساتھ دیگر بی جے پی اراکین اسمبلی نے بھی مہاکمبھ کے لیے 'مرتیوکمبھ' والے تبصرہ پر ناراضگی ظاہر کی اور احتجاجی مظاہرہ کرتے ہوئے نعرے بھی لگائے۔ شبھیندو ادھیکاری نے کہا کہ "بنگال کے کچھ علاقوں میں ملک مخالف سرگرمیاں بڑھ رہی ہیں اور اس کے لیے ممتا بنرجی ذمہ داری ہیں۔"

Rahat® HERBAL

جوڑوں اور بدن کا درد آپ کی زندگی کی خوشیوں کو ختم نہیں کر سکتی کیونکہ نورامنٹ ہے نہ فوراً درد دور کرنے کے لیۓ۔

نورامنٹ

تیل و کریم

تیز درد کی تیز اثر دوا

پرانے سے پرانے جوڑوں کا درد، بدن درد، کمر درد، گھٹنے کا درد، پیٹھ کا درد، چوٹ، موچ، سوجن، بواسیر اور مچھر کے کاٹنے میں نہایت اثردار

Rahat Herbal Industries, Roorkee, Haridwar (U.K.)

Sales Enquiry : 9415238786, 9415216310, 9628117826, 9935019690

www.rahatgroup.com • Email : care@rahatgroup.com

قرآن وسنت کی پیروی ہی پوری انسانیت کیلئے مشعل ہدایت

کالی کٹ مرکز الثقافہ میں ۵۰ ویں سالانہ ختم البخاری کانفرنس اختتام پذیر، ہزاروں کی تعداد میں ثقافی علما کی شرکت

کالی کٹ (عبدالکریم امجدی)

فرمانِ خداوندی ہے میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں، جب تک تم ان دونوں چیزوں کو مضبوطی سے تھامے رہو گے ہرگز گمراہ نہیں ہو سکو گے۔ اللہ کی کتاب یعنی قرآن مقدس اور سنت یعنی احادیث رسول۔ مذکورہ خیالات کا اظہار کالی کٹ جامعہ مرکز کے بانی و گرانڈ مفتی آف انڈیا شیخ ابوبکر احمد نے ۵۰ ویں سالانہ ختم البخاری کانفرنس کے اختتامیہ اجلاس کے موقع پر کیا۔ انہوں نے کہا کہ سیرت طیبہ کا پیغام اور احادیث رسول کی تعلیمات ایک مکمل رہنمائے اصول کی حیثیت رکھتی ہے، امت مسلمہ اگر مضبوطی سے عمل پیرا ہو جائے تو انسانی زندگی کے تمام مسائل کا حل نکل جائے گا۔ شیخ ابوبکر احمد نے کہا کہ مسلمان اپنے ایمان و عقائد میں پختگی پیدا کریں، برائیوں سے اجتناب کریں۔ شیخ نے فارغین علما کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ فارغ ہونے کے بعد ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں، دعوت و تبلیغ اور امت کی اصلاح کا اہم فریضہ علما کے کندھوں پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ فارغین حضرات خلوص وللہیت کے ساتھ دعوت و تبلیغ کا کام انجام دیں، تقویٰ شعار صفت

انسان بننے کی کوشش کریں۔ واضح رہے کہ جامعہ مرکز میں منعقدہ ختم البخاری کانفرنس کے آخری سیشن میں شیخ ابوبکر احمد نے ملک و بیرون ممالک کی مقتدر شخصیات، سادات، علما و مشائخ اور اہل قلم کی موجودگی میں بخاری شریف کا آخری درس دیا۔ الدین والنصیحہ، سیرت رسول کی تلقین کی۔ سامعین کے دلوں میں سکتہ طاری ہو گیا، ہر طرف فلک شگاف آمین کی صداؤں سے مجمع گونج اٹھا۔ کانفرنس کا افتتاح عالم اسلام کی عظیم شخصیت بغداد شریف کے عراقی شیخ ڈاکٹر عمر محمود السامرائی نے کیا۔ انہوں نے افتتاحی خطاب میں امام بخاری کے حالات زندگی پر جامع خطاب کیا، انہوں نے اسلاف کی تعلیمات کی تلقین کی۔ تہنیتی خطاب ڈاکٹر حسین ثقافی نے پیش کیا۔ دکتور بلال الحلاق نے کہا کہ مسلمان اپنے دلوں میں محبت رسول پیدا کریں، تقویٰ اختیار کریں، آثار اسلام کی پاسداری کریں۔

انہوں نے شیخ ابوبکر احمد کی خدمات کو سراہا۔ خیال رہے کہ ریاست کیرل کا ختم البخاری اجلاس سب سے بڑا روحانی اجتماع ہوتا ہے جس میں ہزاروں علما، سادات، مشائخ شریک ہوتے ہیں اور آخری درس حدیث سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ کانفرنس کے معزز شرکاء معروف صوفی یمنی عالم دین سید عمر بن حفیظ بن سالم، عمر محمود حسین زمری عراق، سیف الدین رحمت اللہ ازبکستان، شیخ عبدالرحمٰن سعودیہ عربیہ، عبدالصمد رشین، محمد شفیق امینی ملیشیا، احمد عبداللہ کزاغستان، محمد سیف الدین عادل بن ایوب سنگاپور کے اسما قابل ذکر ہیں۔ اس موقع پر شیخ ابوبکر احمد کی گرانقدر تصنیف بخاری شریف کی عربی شرح کا رسم اجرا بھی عمل میں آیا۔ علاوہ ازیں طلبا کی متعدد کتب کی بھی رونمائی ہوئی۔ سید ابراہیم خلیل بخاری، سید عمر بن حفیظ، ڈاکٹر عبدالحکیم ازہری نے بھی خطاب کیا۔ آخری سیشن میں سادات و مشائخ کی موجودگی میں حلقہ ذکر اور ملک و ملت کے لئے خصوصی دعائیں ہوئیں۔ صلوۃ ودعاء پر سہ روزہ ختم البخاری کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

فطرت سے بغاوت، تربیت کا فقدان...

ڈاکٹر سید آصف عمری، حیدرآباد

اگر ہم سب خاص طور پر جوان اور بوڑھے لوگ غور کریں کہ ہم کیا ہیں، ہمیں کیوں پیدا کیا گیا، کیا یہی مقصد ہے ہمارے پیدا کئے جانے کا؟ ہمارا سب سے قیمتی سرمایہ وقت ہے، وقت ایک امانت ہے، قیامت کے دن ہم سے زندگی کے ہر لمحہ اور وقت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ جوانی کے اوقات کیسے اور کہاں گزارے، جب ہمارے ہمارے ہاتھوں میں دولت تھی اس وقت ہم نے کیا کیا، جب ہم تندرست اور صحت مند تھے اس وقت کیا کر رہے تھے اور جب ہم فرصت کے اوقات میں تھے تو کیا کر رہے تھے، ہر چیز کا حساب دینا ہے، اس لئے وقت کو صحیح استعمال کریں بے کار مقصد باتوں اور کاموں میں ہرگز ہرگز نہ ضائع کریں۔ ہماری زندگی کا ایک اہم مرحلہ احساس و احترام انسانیت ہے۔ اپنا پیٹ اپنی خواہش اپنی مرضی اپنی چاہت کے لئے تو ہر کوئی جی رہا ہے مگر ایسے لوگ کہاں ہیں جو دوسروں کی بھی فکر کریں، پریشان حال مصیبت زدہ مجبور لوگوں کا احساس اور ان کا خیال کرنا اعلیٰ ظرف انسان کی پہچان ہے۔ کسی دردمند شاعر نے معاشرہ اور سماج کے ایک دردمند پہلو کو یوں بیان کیا ہے۔

بچہ پیدائش سے پہلے مادر رحم میں خالق کائنات مالک ارض وسماء اللہ تعالیٰ کے حکم اور قدرت سے 9 ماہ کم یا زیادہ مدت مختلف مراحل سے گزرتے ہوئے فطرت پر دنیا میں قدم رکھتا ہے، جس کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا۔ 'فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا' یعنی ہر بچہ یعنی توحید اور اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے یہ اس کے ماں باپ ہوتے ہیں جو اُسے یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں (صحیح بخاری 1358) راز زندگی کو اسی فطرت سے سمجھا جائے یہی ہر انسان کی اصل ہے اور اسی پر باقی رہنے کا حکم بھی دیا گیا۔ کہیں 'ادخلوا فی السلم کافۃ' کہہ کر کہیں 'صبغۃ اللہ' کہہ کر کہیں 'اعبدواللہ' کہہ کر۔ لہٰذا ہر انسان اپنی اسی فطرت پر غور کرے اور اللہ کے رنگ کو اختیار کرلو، یعنی ایمان و توحید کو دل میں اتارلو۔ یہ رنگ نہایت پکا ہے۔ یعنی پیدا ہونے والا ہر بچہ اپنی اصل یعنی توحید پر ہے، تم اس کو فطرت سے مت ہٹاؤ۔ اگر تم نے ایسا کیا تو یہ خالق و مالک یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ بغاوت ہوگی۔ اپنی فطرت پر باقی رہنے والا بچہ جب روتا ہے تو غور کریں کہ وہ اللہ اللہ کہتا ہے۔ اب اس کا نام بھی اچھا رکھو۔ لڑکا ہو تو عبداللہ، عبدالرحمن اور لڑکی ہو تو اَمۃُ الرحمن، اَمۃُ الخالق وغیرہ۔ ساتویں دن عقیقہ کرو اور ختنہ کی سنت بھی ہونی چاہئے پھر جب کچھ بولنے لگے تو اس کی زبان پر اللہ کا نام جاری کراؤ۔ اس طرح پہلا سبق اور درس اسے ماں سے ملتا ہے، لہٰذا ماں کا تعلیم یافتہ اور دیندار ہونا بہت ضروری ہے کیوں کہ بچہ سب سے زیادہ ماں کے ساتھ رہتا ہے، وہ ماں کی نقل کرتا ہے جو ماں کرتی اور بولتی ہے اس کا اثر بچہ میں سرایت کر جاتا ہے۔ یہی عمر یعنی پیدائش سے دو تین سال کی عمر صحیح تربیت کی ہے، اس کے بعد جو بھی کرتا ہے یا کہتا ہے اپنی ماں سے سیکھے ہوئے الفاظ عادات اطوار دہراتا ہے۔ اس لئے ماں بچہ کی پہلی درس گاہ تربیت گاہ اور مدرسہ ہے۔ یہاں جو کچھ سیکھے گا وہی آگے چل کر اس کی زندگی کی عمارت تعمیر ہوگی جب بنیاد صحیح ہوگی تو عمارت بھی صحیح ہوگی۔ اگر بنیاد غلط ہے، کمزور ہے، کھوکھلی ہے اور بنیاد میں نہ ایمان ہے، نہ اخلاق اور نہ حیاء تو اس کو کوئی مدرسہ یا اسکول اچھا انسان نہیں بنا سکتا۔

پھر ماحول سے بھی بہت کچھ سیکھتا ہے۔ گھر کا ماحول، اڑوس پڑوس، دوست واحباب، اسکول مدرسہ و مکتب سے اس کے اندر بہت ساری تبدیلیاں آتی ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ اس نے اپنے والدین سے جو سیکھا دیکھا اس کا اثر بھی چھوڑتا ہے اور یہی عمر یعنی تین چار سال سے لے کر دس بارہ سال تک اس کی پرورش اور پروان چڑھنے کی ہوتی ہے۔ اس عمر اور ماحول میں اچھے ساتھی اچھے لوگ میسر آتے ہیں تو اپنے اندر مثبت تبدیلی لاتا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہٰذا اسے دیکھنا چاہئے کہ وہ کسے اپنا دوست بنا رہا ہے، بناؤ اور بگاڑ کے لئے یہ عمر بہت معنی رکھتا ہے۔ لہٰذا والدین اپنی اولاد کو اچھا ماحول دیں کس سے اس کی دوستیاں اور تعلقات ہیں اس پر کڑی نظر رہنی چاہئے۔ دور حاضر میں بچوں کے بگڑنے کا زیادہ تر انحصار اسمارٹ فون پر ہے، یہ بچہ کا بڑا گہرا دوست ہے۔ اگر ماں باپ اپنی اولاد پر توجہ نہ دی تو بچپن میں اچھی تربیت کے باوجود بگڑ جائے گا، کیوں کہ سل فون اس کا بہت بُرا ساتھی ہے، یہاں چوں کہ سارے App کے دروازے کھلے ہیں اور Window پر ایک شیطان بیٹھا اس پر اپنی جال اور چال میں پھانسنے کے لئے تیار بیٹھا ہے اس سے ہوشیار اور چوکنا رہنا ہے۔ اسی ماحول اور عمر میں اسے اچھا اور برا کیا ہے، جائز و ناجائز، حلال و حرام کی تعلیم دینا چاہئے اور یہ تعلیم اسے اچھے والدین، اساتذہ، اچھے ساتھی اور دیندار طبقہ سے ملتی ہے۔ بچے کی ہر ضد اور خواہش کو ماں باپ پوری کر کے اس کو بگاڑ دیتے ہیں، اپنی محنت اور کمائی کی بڑی رقم بچوں کی تباہ کن خواہشات میں لگا کر بچوں کو گویا جہنم میں ڈھکیلنے کا سامان مہیا کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچائیں (سورۃ التحریم)

آج یہی اسمارٹ فون اور سوشل میڈیا فتنہ آزمائش اور عذاب بن گیا ہے، اس پر کنٹرول کرنا بہت ضروری ہے۔ یہ میزائل سے زیادہ خطرناک اور تباہ کن ہے۔ یہ ہر چھوٹے بڑے، مرد عورت، جوان اور بوڑھے کا امام، پیشوا، قائد بلکہ خدا بن گیا۔ باطل خدا جو اس کو حقیقی معبود سے گمراہ کر رہا ہے، دور کر رہا ہے۔ ہر چھوٹا بڑا گناہ کروانے میں یہ بہت آگے ہے۔ اسی سے بچوں میں جرائم، میاں بیوی میں جھگڑے، طلاق اور خلع، معاشرہ میں قتل وغارت گری، سماج میں فتنہ و فساد رونما ہو چکے ہیں۔ یوں تو سوشل میڈیا، سل فون، اسمارٹ فون اور آئی فون کے بہت فتنے اور تباہ کاریاں ہیں۔ سرفہرست یہ کہ اس گمراہ کن ہتھیار نے انسان کو حیوان اور درندہ بنا دیا ہے۔ وہ خواہشات کا غلام بن گیا۔ اپنے خالق و مالک سے بہت دور ہوگیا، اپنے پرائے ہوگئے۔ قریب رہنے والے بلکہ ایک گھر میں رہ کر بھی رشتہ دار بہت دور ہو گئے ہیں۔ ادب، اخلاق، بڑوں کا احترام، چھوٹوں پر شفقت ختم ہوگیا ہے۔ اس کا شوق اور دیوانگی سے رات کی نیندیں حرام ہے۔ والدین کا مقام اور احترام ختم ہوگیا۔ گناہ اور برائیاں آسان ہوگئی۔ جھوٹ عام ہوگیا۔ یہ کھلا حمام ہے جس میں سب ننگے ہوگئے ہیں۔ آخر اس عالمی مرض Smart Phone کا علاج کیا؟ کیوں اتنے دیوانے ہوگئے اور کیوں اس کے اتنے عاشق ہوگئے، اس کے کیا اثرات ہماری زندگی پر ہو رہے ہیں، کسی کو پتہ نہیں۔ کوئی چارٹنگ میں، کوئی واٹس ایپ میں، کوئی انسٹراگرام میں، کوئی فیس بک میں اتنے مصروف کہ کب اذان ہوئی، کب ماں نے پکارا اور کب باپ نے آواز دی معلوم نہیں ہوگا۔ اتنے ڈوب گئے اور اتنی گہرائیوں میں چلے گئے کہ گھنٹوں یوں ہی سوشل میڈیا کی نذر ہو رہے ہیں۔ کوئی اس پر کنٹرول کیوں کر نہیں پا رہا ہے آخر وجہ کیا ہے؟

اگر ہم سب خاص طور پر جوان اور بوڑھے لوگ غور کریں کہ ہم کیا ہیں، ہمیں کیوں پیدا کیا گیا، کیا یہی مقصد ہے ہمارے پیدا کئے جانے کا؟ ہمارا سب سے قیمتی سرمایہ وقت ہے، وقت ایک امانت ہے، قیامت کے دن ہم سے زندگی کے ہر لمحہ اور وقت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ جوانی کے اوقات کیسے اور کہاں گزارے، جب ہمارے ہمارے ہاتھوں میں دولت تھی اس وقت ہم نے کیا کیا، جب ہم تندرست اور صحت مند تھے اس وقت کیا کر رہے تھے اور جب ہم فرصت کے اوقات میں تھے تو کیا کر رہے تھے، ہر چیز کا حساب دینا ہے، اس لئے وقت کو صحیح استعمال کریں بے کار مقصد باتوں اور کاموں میں ہرگز ہرگز نہ ضائع کریں۔ ہماری زندگی کا ایک اہم مرحلہ احساس و احترام انسانیت ہے۔ اپنا پیٹ اپنی خواہش اپنی مرضی اپنی چاہت کے لئے تو ہر کوئی جی رہا ہے مگر ایسے لوگ کہاں ہیں جو دوسروں کی بھی فکر کریں، پریشان حال مصیبت زدہ مجبور لوگوں کا احساس اور ان کا خیال کرنا اعلیٰ ظرف انسان کی پہچان ہے۔ کسی دردمند شاعر نے معاشرہ اور سماج کے ایک دردمند پہلو کو یوں بیان کیا ہے۔

خوددار میرے شہر کا فاقوں سے مر گیا
راشن جو آ رہا تھا وہ افسر کے گھر گیا
چڑھتی رہی مزار پہ چادر تو بے شمار
باہر جو اک فقیر تھا سردی سے مر گیا
روٹی امیر شہر کی کتوں نے چھین لی
فاقہ غریب شہر کے بچوں میں بٹ گیا
چہرہ بتا رہا تھا کہ مارا ہے بھوک نے
حاکم یہ کہہ دیا ہے کہ کچھ کھا کے مر گیا

یہی کچھ صورت حال ہے ہمارے ملک اور دیگر ریاستوں کی۔ فطرت سے بغاوت تربیت کا فقدان اور مقصدیت سے غافل افراد کے لئے یہی پیغام اور حل ہے کہ

تو اگر نہیں بنتا میرا نہ بن اپنا تو بن
اپنے من میں ڈوب کے پا جا سراغ زندگی
یہ زندگی کیا ہے ایک عارضی اور فانی جگہ اور وقت مقررہ یا مہلت عمل ہے۔
زندگی کیا ہے عناصر کا ظہور ترتیب
موت کیا ہے ان ہی اجزاء کا پریشاں ہونا

بامقصد زندگی، راز حیات اور سراغ زندگی کے لئے منصوبہ بند جہد و عمل درکار ہے۔ زندگی کو بامعنی بنانے کے لئے ضروری ہے کہ آدمی کے وہ ناموافق حالات کا رونے والا نہ ہو بلکہ منزل مقصود کی تلاش میں سرگرداں ہو، سکھ دکھ کے ساتھ سب کچھ سہنا ہوگا اور مالک حقیقی رب العالمین کی خوشنودی و فرمانبرداری ہی مقصد حیات ہے۔ وہ رواج پرستی، نفس پرستی، سماج پرستی کو چھوڑ کو صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی کو اپنے لئے حرز جان بنالے۔ صرف سوچتا نہ رہے بلکہ فکر کے ساتھ عمل کی کمندیں ڈال کر آغاز سفر کرکے صداقت و شجاعت کے ساتھ آگے بڑھتا رہے۔ ماضی کے حالات سے سبق حاصل کرے، امکانات کبھی ختم نہیں ہوتے، شرط ہے استحکام و استقلال کے ساتھ بڑھتے رہنے کی۔

موبائل نمبر: 9885650216

حدیث نبوی ﷺ

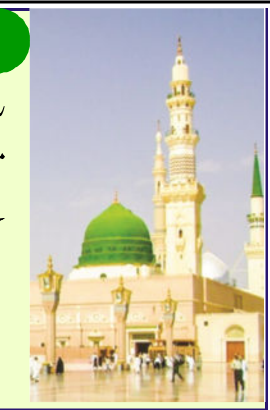

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: تم میں سے کوئی کامل مومن اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز نہ پسند کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔

صحیح بخاری

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوہیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

بجٹ 2025: اوسط ہندوستانی خاندانوں کے لیے کچھ بھی نہیں!

بجٹ کے پیچھے ایک نظریہ ہونا چاہیے لیکن اس بجٹ کے پیچھے کوئی واضح نظریہ نظر نہیں آتا۔ یہ بجٹ سیاسی مفادات کے تحت تیار کیا گیا معلوم ہوتا ہے۔ وزیر خزانہ نے وزارتِ خارجہ کے لیے 517,20 کروڑ روپے مختص کیے ہیں، جبکہ پچھلے سال اس مد میں 915,28 کروڑ روپے کا بجٹ تھا۔ کیا ہم اپنی عالمی موجودگی کو کم کر رہے ہیں؟ کیا ہم سفارت خانے اور قونصل خانے بند کر رہے ہیں؟ گزشتہ ہفتے وزارتِ خارجہ امریکہ سے جبری ملک بدری کے مسئلے کو سنبھالنے میں ناکام رہی۔ حکومت کو معلوم تھا کہ 483 مزید ہندوستانیوں کو غیر قانونی تارکین وطن کے طور پر شناخت کیا گیا ہے لیکن یہ واضح نہیں کہ ان کی ملک بدری کب ہوگی۔ کیا حکومت انہیں واپس لانے کے لیے ہندوستانی طیارے بھیجے گی؟ انکم ٹیکس میں کمی اس بجٹ کا سب سے بڑا نکتہ رہا ہے۔ حکومت نے ٹیکس کی حد 7 لاکھ سے بڑھا کر 12 لاکھ کردی ہے، جس سے تقریباً 80 سے 85 لاکھ افراد ٹیکس کے دائرے سے باہر ہوجائیں گے۔ اس سے نہ صرف متوسط طبقہ بلکہ امیر ترین افراد کو بھی فائدہ ہوگا۔

وزیر خزانہ نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے 1 لاکھ کروڑ روپے کا ریونیو چھوڑ دیا ہے، پھر بھی وہ 2025-26 میں 1.11 فیصد ٹیکس ریونیو میں اضافے کا دعویٰ کر رہی ہیں۔ یہ معاشی منطق نہیں، بلکہ جادو ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ اس 1 لاکھ کروڑ روپے سے معیشت کو تحریک ملے گی، لیکن اس کا ایک حصہ بچت، قرضوں کی ادائیگی، بیرون ملک تعلیم اور سیاحت پر بھی خرچ ہوگا۔ معیشت کی ترقی کے لیے صرف کھپت پر انحصار نہیں کیا جا سکتا، برآمدات اور سرمایہ کاری جیسے دیگر عوامل پر بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

وزیر اعظم کے نئے روزگار پیدا کرنے کے پروگرام اور نئے روزگار پیدا کرنے کے پروگرام میں کیا فرق ہے؟ حکومت نے پچھلے سال روزگار اسکیموں کے لیے 318,28 کروڑ روپے مختص کیے، لیکن 31 مارچ تک صرف 035,20 کروڑ روپے خرچ کیے گئے۔ باقی 000,8 کروڑ روپے کیوں خرچ نہیں کیے گئے؟ پیداوار سے جُڑی ترغیب (PLI) اسکیم مکمل طور پر ناکام رہی ہے۔ آمدنی اور اجرت میں کمی، گھریلو بچت میں کمی اور گھریلو قرضوں میں اضافہ تشویشناک ہے۔ بجٹ میں نچلے 50 فیصد عوام کے لیے کچھ بھی نہیں رکھا گیا، جبکہ اوپر کے 50 فیصد کو فائدہ دیا گیا ہے۔ ہندوستان کی عالمی مینوفیکچرنگ میں شراکت 8.2 فیصد ہے، جبکہ چین کی 8.28 فیصد ہے، جو ظاہر کرتا ہے کہ مینوفیکچرنگ کے شعبے میں ہم پیچھے ہیں۔ 2012 سے 2024 کے درمیان غذائی افراطِ زر 18.6 فیصد، تعلیمی افراطِ زر 11 فیصد اور صحت کی خدمات کی افراطِ زر 14 فیصد رہی۔ اس بجٹ میں ان مسائل پر کوئی توجہ نہیں دی گئی، بلکہ صرف انکم ٹیکس میں کمی پر زور دیا گیا، جو کہ دہلی انتخابات کے پیش نظر کیا گیا معلوم ہوتا ہے۔ ہندوستان میں بے روزگاری سب سے بڑی پریشانی ہے۔ اگر نوجوانوں میں بے روزگاری 2.10 فیصد اور گریجویٹس میں 13 فیصد ہے، تو یہ کیسے ممکن ہے کہ مجموعی بے روزگاری کی شرح صرف 2.3 فیصد ہو؟ حکومت کی منصوبہ بندی کیا ہے؟ کیا 2030 تک 78 لاکھ غیر زرعی نوکریاں پیدا ہوں گی؟

بے روزگاری مسلسل بڑھ رہی ہے، جبکہ غذائی افراطِ زر، تعلیمی افراطِ زر اور صحت کی خدمات کے بڑھتے اخراجات نے ہندوستانی خاندانوں کو بے بس کر دیا ہے۔ اس بجٹ میں اوسط ہندوستانی خاندانوں کے لیے بہت کچھ کیا جا سکتا تھا۔ وزیر خزانہ کو انکم ٹیکس اور جی ایس ٹی میں کمی کرنی چاہیے تھی۔ منریگا کی اجرت بڑھائی جا سکتی تھی اور کم از کم اجرت ایکٹ کے تحت قانونی کم از کم اجرت میں اضافہ کیا جا سکتا تھا۔ آپ سرمایہ جاتی اخراجات میں کٹوتی کر کے اپنے مالی خسارے کو کم نہیں کر سکتے، خاص طور پر جب یہ کٹوتیاں زراعت، دیہی ترقی اور شہری ترقی جیسے اہم شعبوں میں کی جا رہی ہوں۔ غذائیت، صاف پانی، سماجی تحفظ، دیہی سڑکیں، فصل بیمہ اور بہبود سبسڈی کے منصوبوں میں بھی کمی دیکھی گئی ہے۔ سب سے زیادہ پریشان کن بات یہ ہے کہ درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور پسماندہ طلبہ کے لیے دی جانے والی اسکالرشپ اسکیموں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ وزیر خزانہ نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے مالی خسارے کے ہدف کو حاصل کر لیا ہے لیکن یہ سرمایہ جاتی اخراجات میں 569,83,1 کروڑ روپے کی کٹوتی کر کے کیا گیا۔ اس میں صحت، تعلیم اور سماجی بہبود جیسے اہم شعبے متاثر ہوئے ہیں۔ یہ بھی باعث تشویش ہے کہ زراعت، دیہی ترقی اور شہری ترقی کے بجٹ میں زبردست کمی کی گئی ہے۔ غذائیت، صاف پانی، دیہی سڑکیں، فصل بیمہ اور اسکالرشپ جیسے فلاحی منصوبوں میں تخفیف ہوئی ہے، جو سب سے کمزور طبقات کو براہ راست متاثر کرے گی۔ حکومت مالی خسارے کے قابو میں ہونے کا دعویٰ کر رہی ہے، لیکن حقیقت میں اس نے ترقیاتی اخراجات میں زبردست کمی کی ہے۔ 1991 کے معاشی بحران میں ڈاکٹر منموہن سنگھ نے دانشمندی اور جرات مندانہ اصلاحات کے ذریعے ہندوستانی معیشت کو بدل دیا۔ میں وزیر خزانہ سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ بھی ایسی ہی دور اندیشی اپنائیں۔ اور میں ایک بار پھر پوچھتا ہوں، حکومت نے ابھی تک ڈاکٹر منموہن سنگھ کو بھارت رتن سے کیوں نہیں نوازا؟

تبصرہ

"انشا اور تلفظ" از رشید حسن خان
صفحات: 71، قیمت: 45 روپے، اشاعت: 2011
ناشر: ڈائریکٹر، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، فروغ اردو بھون، FC-33-9، انسٹیٹیوشنل ایریا، جسولہ، نئی دہلی - 110025، فون نمبر: 49539000

رشید حسن خان اردو زبان وادب کے ایک عالم، محقق، ناقد اور ممتاز مدون تھے۔ وہ ایک اچھے مصنف اور تبصرہ نگار کے ساتھ تجزیہ نگار اور اردو املا کی اصلاح کے روح رواں بھی تھے۔ رشید حسن خاں اردو ادب میں بنیادی طور پر ایک ممتاز محقق اور مدون کی حیثیت رکھتے ہیں۔

رشید حسن خان نے طلبہ کی اصلاحِ زبان وادب کے لیے ''اردو کیسے لکھیں''، "عبارت کیسے لکھیں"، اور "انشا اور تلفظ" جیسی عمدہ کتابیں لکھیں۔ "انشا اور تلفظ" ان کی ایک بہترین تصنیف ہے اور یہ ایک بہت ہی مفید کتاب ہے، جس میں سادہ اور سہل زبان میں صحتِ زبان کے اصول سمجھائے گئے ہیں۔ یہ دو حصوں میں منقسم ہے: پہلا حصہ "انشا" سے اور دوسرا حصہ "تلفظ" سے متعلق ہے۔

پہلا حصہ "انشا"

پہلے حصے میں خان صاحب نے "انشا" کے مفہوم کو مثال کے ذریعے واضح کیا ہے۔ اس کتاب میں انھوں نے واضح کر دیا ہے کہ لفظ کس طرح لکھا جائے، یہ املا کا مسئلہ ہے۔ جملہ کس طرح لکھا جائے، یہ انشا کا مسئلہ ہے۔ عبارت کی خوبیوں اور خامیوں کا تعلق بھی انشا سے ہے۔ اچھی عبارت کے لیے ضروری ہے کہ جملے بے عیب ہوں۔ بے عیب جملے اسی وقت لکھ سکتے ہیں، جب لفظوں کو اچھی طرح جانتے ہوں۔ اچھی طرح جاننے کا مطلب یہ ہے کہ تین باتوں کا علم ضروری ہے: (۱) لفظ کا صحیح املا کیا ہے، (۲) اس کے معنی کیا ہے، اور (۳) جملے میں اسے کس طرح لانا چاہیے۔ اس تیسری بات میں قواعد اور روزمرہ محاورہ شامل ہیں۔ مطلب یہ کہ قواعد کی غلطی نہ ہو اور روزمرہ محاورہ بھی درست ہو۔

رشید حسن خان جملوں میں مشکل الفاظ کے استعمال سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں۔ مفہوم کو ادا کرنے کے لیے جب آسان لفظ موجود ہیں تو مشکل الفاظ کیوں استعمال کیے جائیں؟ ساتھ ہی جملے میں زائد الفاظ کے استعمال کو غیر ضروری بتاتے ہیں۔ زائد الفاظ سے مراد ایسے الفاظ ہیں جنھیں اگر نکال دیا جائے تو مفہوم پر اثر نہ پڑے اور عبارت پہلے سے بہتر ہو جائے۔ جملے میں لفظوں کے غیر ضروری تکرار کو انھوں نے عیب کہا ہے اور اس سے بچنے کی تلقین کی ہے۔ مثال کے طور پر: "تم کبھی بھی اس کام کو مکمل نہیں کر سکو گے" اس میں "کبھی بھی" کی جگہ صرف "کبھی" لکھنے پر بات پوری طرح واضح ہو رہی ہے۔

اس حصے میں انھوں نے جملے میں لفظوں کے صحیح انتخاب پر زور دیا ہے۔ لفظوں کے انتخاب میں صرف یہ پہلو مدنظر ہونی چاہیے کہ معنی، مطلب اور مفہوم صحیح طور پر ادا ہو جائے۔ خان صاحب نے صفت کے تین درجے بیان کیے ہیں: "بہہ (اچھا)، بہتر (بہت اچھا)، بہترین (سب سے اچھا) یہ بامعنی کلمے ہیں، لیکن ان کا استعمال اگر صحیح جگہ پر نہ ہوا تو بے معنی ہو جائیں گے۔ مثال کے طور پر "وہ قلم بہت بہتر ہے" میں "بہت" کا اضافہ بے معنی ہے اس کے ساتھ جملے میں فعل کی اہمیت کو بھی واضح کیا ہے۔ مثال کے طور پر "یہاں پرسوں بہت بڑا جلسہ ہونے جا رہا ہے" غلط ہے۔ درست جملہ یہ ہوگا: "یہاں پرسوں بہت بڑا جلسہ ہونے والا ہے" یا "یہاں پرسوں بہت بڑا جلسہ ہوگا"۔

خان صاحب جملہ معترضہ قوسین میں لکھنے کی تلقین کرتے ہیں۔ جملہ معترضہ اس عبارت کو کہتے ہیں جو اصل بات کا لازمی جزنہ ہو، لیکن کسی طرح عبارت سے نسبت رکھتی ہو۔ جملہ معترضہ لکھتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ قوسین میں لکھی عبارت اور قوسین سے باہر کی عبارت میں ربط و تسلسل قائم رہے۔

دوسرا حصہ "تلفظ"

اس کتاب کا دوسرا حصہ تلفظ سے متعلق ہے۔ املا اور انشا دونوں کا تعلق لکھنے سے ہے، جبکہ تلفظ کا تعلق پڑھنے سے ہے۔ جس طرح غلط املا پر اعتراض کیا جائے گا، اسی طرح غلط تلفظ پر بھی توجہ دی جائے گی۔ تلفظ کے غلط ہونے سے بہت سی جگہوں پر معنی و مفہوم بدل جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر لفظ "شہید" کی جمع "شُہَدا" ہے (ش پر پیش، ہ پر زبر)، جیسے "شہدا ئے کربلا"۔ لیکن "شُہْدا" (ش پر پیش، ہ پر ساکن) کا مطلب "آوارہ، بدکردار" ہے۔ اس طرح ایک حرف کے ساکن ہونے سے معنی بدل گیا۔

کتاب کے آخر میں ضمیمے کے طور پر ان لفظوں کو معانی کے ساتھ شامل کیا گیا ہے، جن سے متعلق طلبہ کو کسی طرح کا شک نہ ہو، اور معنی و مفہوم آسانی سے سمجھ میں آجائیں۔ مختصر طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ رشید حسن خان کی یہ کتاب طلبہ کے لیے کافی مفید و کارآمد ہے۔ ہر طالب علم کو اس کا بغور مطالعہ کرنا چاہیے۔

طاہرہ خاتون
(ریسرچ اسکالر، خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی لکھنؤ)

وقف ترمیمی بل کے ممکنہ نقصانات اور قوم پر اس کے اثرات

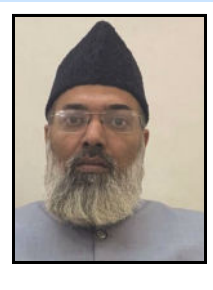

سید شاہ واصف حسن واعظی

وقف املاک کا قوم کی بہبودی میں ایک اہم کردارہ ہوتا ہے۔ دراصل یہ املاک مسلمانوں کی فلاح و بہبود، مذہبی، تعلیمی اور سماجی ترقی میں بنیادی کردار ادا کرتی رہی ہیں۔ صدیوں سے ان املاک کا نہ صرف مذہبی مقاصد سے استعمال کیا جاتا رہا ہے بلکہ مدارس، یتیم خانے، ہسپتال، رفاہی ادارے اور دیگر سماجی خدمات کیلئے بھی وقف کیا گیا ہے۔ تاہم حالیہ وقف ترمیمی بل کے ذریعے حکومت کو یہ اختیار حاصل ہو گیا ہے کہ وہ ان املاک کو عوامی مفاد کے نام پر اپنی تحویل میں لے سکتی ہے، جو مسلمانوں کے لیے ایک سنگین خطرے کا باعث بن سکتا ہے۔

وقف املاک کا قوم کی بہبودی میں ایک اہم کردارہ ہوتا ہے۔ دراصل یہ املاک مسلمانوں کی فلاح و بہبود، مذہبی، تعلیمی اور سماجی ترقی میں بنیادی کردار ادا کرتی رہی ہیں۔ صدیوں سے ان املاک کا نہ صرف مذہبی مقاصد سے استعمال کیا جاتا رہا ہے بلکہ مدارس، یتیم خانے، ہسپتال، رفاہی ادارے اور دیگر سماجی خدمات کیلئے بھی وقف کیا گیا ہے۔ تاہم حالیہ وقف ترمیمی بل کے ذریعے حکومت کو یہ اختیار حاصل ہو گیا ہے کہ وہ ان املاک کو عوامی مفاد کے نام پر اپنی تحویل میں لے سکتی ہے، جو مسلمانوں کے لیے ایک سنگین خطرے کا باعث بن سکتا ہے۔

مسلمانوں کو درپیش ممکنہ نقصانات: وقف املاک مسلمانوں کی مذہبی، تعلیمی اور سماجی ترقی میں ایک اہم ستون کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان پر قبضے کے نتیجے میں مسلمانوں کے کئی بنیادی ادارے خطرے میں پڑ سکتے ہیں۔ یہ بل مساجد، مدارس اور درگاہوں کو متاثر کرے گا۔ وقف کی زمینوں پر قائم مساجد، مدارس، اور درگاہوں کی خودمختاری ختم ہو جائے گی اور ان کی دیکھ بھال حکومت کے کنٹرول میں ہو جائے گی۔ اس سے یتیم خانے اور فلاحی ادارے بند ہو سکتے ہیں۔ یتیم خانوں اور رفاہی اداروں کو مالی بحران کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے کیونکہ ان کا انحصار وقف کی جائیدادوں سے حاصل ہونے والی آمدنی پر ہوتا ہے۔

وقف بورڈز کی خودمختاری ختم ہو جائے گی: حکومت وقف بورڈز کے فیصلوں میں براہ راست مداخلت کر کے ان کے مالی اور انتظامی اختیارات کو محدود کر سکتی ہے۔ وقف زمینوں کو سرکاری یا نجی منصوبوں کیلئے استعمال کیا جا سکے گا جس کے نتیجے میں مسلمانوں کی املاک ان کے ہاتھوں سے نکل جائیں گی اور وہ بے اختیار ہو جائیں گے۔

عبادت گاہوں کی بے حرمتی اور زوال: مسلمانوں کی مساجد اور دیگر مقدس مقامات ہمیشہ سے وقف املاک کا ایک لازمی حصہ رہے ہیں۔ اگر حکومت ان کو تحویل میں لے لیتی ہے تو کئی سنگین مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ مساجد کی مرمت اور دیکھ بھال حکومتی کنٹرول میں آجائے گی۔ یہ خدشہ ہے کہ حکومت اپنی پالیسی کے مطابق ان کی تزئین و آرائش کرے گی اور مسلمانوں کی مرضی اور ضروریات کو نظرانداز کر سکتی ہے۔

بعض مساجد کو تاریخی ورثہ قرار دے کر ان کے استعمال پر پابندی لگائی جاسکتی ہے:

کئی تاریخی مساجد کو اس قانون کے تحت عام نمازوں کیلئے بند کیا جا سکتا ہے یا ان کے استعمال کو محدود کیا جا سکتا ہے۔ نئے مساجد اور اسلامی مراکز کے قیام پر مزید سختیاں عائد ہو سکتی ہیں۔ پہلے ہی مسلمانوں کے عبادتی مراکز پر مختلف قسم کی پابندیاں عائد کی جا رہی ہیں اور اس قانون کے بعد مزید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

تعلیمی اداروں پر اثرات:

وقف املاک پر قائم مدارس اور اسلامی تعلیمی ادارے ہمیشہ سے مسلمانوں کے تعلیمی نظام میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس قانون کے نفاذ کے بعد ان اداروں کو کئی چیلنجز کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس سے مدارس کی خودمختاری ختم ہو جائے گی۔ حکومت ان مدارس پر کنٹرول حاصل کر سکتی ہے، جس سے ان کے نصاب، اساتذہ کی تعیناتی اور دیگر امور میں مداخلت کا امکان بڑھ سکتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کو محدود کرنے کی کوششیں کی جا سکتی ہیں۔ اسلامی مدارس کو نشانہ بنا کر وہاں کے نصاب میں تبدیلیاں کی جا سکتی ہیں، جو مسلمانوں کے مذہبی تشخص کو متاثر کر سکتا ہے۔ مسلمانوں کے فلاحی ادارے مالی بحران کا شکار ہو سکتے ہیں۔ مدارس اور دیگر تعلیمی ادارے وقف کی آمدنی پر انحصار کرتے ہیں، اگر ان کی زمینیں چھین لی جاتی ہیں تو یہ ادارے مالی طور پر کمزور ہو جائیں گے جس سے ہزاروں طلبہ اور اساتذہ متاثر ہو سکتے ہیں۔

مسلمانوں کے معاشی اور سماجی بحران میں اضافہ:

وقف املاک سے ہونے والی آمدنی مسلمانوں کی معیشت میں ایک کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ اگر یہ املاک سرکاری تحویل میں چلی جاتی ہیں تو لاکھوں مسلمان بے روزگار ہو سکتے ہیں۔ وقف کی جائیدادوں سے کئی کاروبار اور روزگار کے مواقع وابستہ ہیں، جو اس قانون کے نفاذ کے بعد ختم ہو سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں ہسپتال، اسکالرشپ پروگرام اور دیگر رفاہی کام جو وقف املاک کی آمدنی پر چلتے ہیں، بری طرح متاثر ہو سکتے ہیں۔ مسلمانوں کا حکومت پر انحصار بڑھ جائے گا کیونکہ جب مسلمان اپنی ہی املاک سے محروم ہو جائیں گے تو وہ سرکاری امداد اور فنڈز پر انحصار کرنے پر مجبور ہوں گے جس سے ان کی خودمختاری مزید کم ہو جائے گی۔

ملی قیادت پر اثرات: یہ قانون نہ صرف مسلمانوں کی املاک پر قبضے کی راہ ہموار کرے گا بلکہ ان کی قیادت کو بھی شدید نقصان پہنچا سکتا ہے۔ حکومت اس قانون کی مخالفت کرنے والے علماء، دانشوروں اور سماجی کارکنوں کے خلاف کارروائی کر سکتی ہے۔ علماء اور مذہبی رہنماؤں پر مقدمات درج کیے جا سکتے ہیں۔ اگر وہ اس قانون کے خلاف آواز بلند کرتے ہیں تو ان پر مختلف الزامات لگا کر انہیں قانونی جنگ میں الجھایا جا سکتا ہے۔ انکے خلاف گرفتاریوں اور مقدمات میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ ملی قیادت کو کمزور کرنے کیلئے انہیں جیلوں میں ڈالا جا سکتا ہے یا ان کے اداروں کو زبردستی بند کیا جا سکتا ہے۔ ان کے اداروں کو غیر قانونی قرار دیا جا سکتا ہے۔ دینی مدارس، رفاہی تنظیمیں اور دیگر اسلامی اداروں کو حکومتی کنٹرول میں لے کر ان کی سرگرمیوں کو محدود کیا جا سکتا ہے۔ مسلم تنظیموں کے مالی ذرائع ختم کیے جا سکتے ہیں۔ حکومت ان کے فنڈز پر روک لگا سکتی ہے جس سے وہ مسلمانوں کی خدمت کرنے کے قابل نہیں رہیں گے۔ ان پر ملک مخالف سرگرمیوں کا الزام لگایا جا سکتا ہے۔ بعض ملی تنظیموں پر دہشت گردی یا غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہونے کا جھوٹا الزام لگا کر انہیں نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ ان کے اداروں کو حکومتی کنٹرول میں لے کر ان کے اثر و رسوخ کو کم کیا جا سکتا ہے۔ نتیجتاً مسلمانوں کی قیادت کمزور ہو جائے گی اور وہ اپنے بنیادی حقوق کیلئے مؤثر جدوجہد نہیں کر سکیں گے۔ مسلمانوں کی شناخت ملک سے بالکل ختم ہو سکتی ہے۔

ممکنہ حکمت عملی اور حل:

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس خطرے کے خلاف متحد ہو کر مختلف سطحوں پر مؤثر حکمت عملی اپنائیں، قانونی جنگ لڑیں، وقف املاک کے تحفظ کیلئے عدالتوں میں مضبوط مقدمے دائر کیے جائیں، سیاسی بیداری پیدا کریں، سیاسی جماعتوں اور قائدین کو اس مسئلے پر متحرک کیا جائے تاکہ حکومت پر دباؤ ڈالا جا سکے۔ سماجی سطح پر متحد ہوں، مسلم کمیونٹی کو ایک پلیٹ فارم پر لا کر اجتماعی جدوجہد کی جائے تاکہ حکومت کو اس قانون پر نظرثانی پر مجبور کیا جا سکے۔ وقف ترمیمی بل مسلمانوں کیلئے ایک سنگین خطرہ ہے، اس لیے ضروری ہے کہ مسلمان اس کے خلاف بروقت اقدامات کریں اور اپنے حقوق کا بھرپور دفاع کریں۔

9235555776

الجامعۃ النظامیہ شکرولی میں ختم بخاری شریف کا اہتمام

مولانا ضیا المصطفیٰ نظامی نے آخری درس دیا

مہراج گنج(پریس ریلیز): ہندنیپال سرحد پر واقع عظیم دینی درسگاہ الجامعۃ النظامیہ شکرولی سنولی میں ختم بخاری شریف کی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر نبیرہ خطیب البراہین علامہ ضیاء المصطفی نظامی شیخ الحدیث الجامعۃ النظامیہ شکرولی نیطلبہ کو بخاری شریف کا آخری درس دیتے ہوئے کہا کہ بخاری شریف قرآن مجید کے بعد صحیح ترین کتاب ہے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم رویا میں بخاری شریف کو اپنی کتاب قرار دیا۔ بخاری شریف کے پڑھنے سے آفات ومصائب ختم ہوجاتے ہیں۔ علامہ عسقلانی کے مطابق بخاری شریف میں 3907 عنوانات کے تحت 9082 احادیث کا مجموعہ ہے۔ بخاری شریف کی آخری حدیث کا تذکرہ کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ آخری حدیث کے متعلق حضور پُر نور نے فرمایا کے دو کلمے جو زبان کیلئے نہایت آسان ہیں اور میزان پر نہایت بھاری ہیں اور اللہ عزوجل کو بہت پیارے ہیں۔ یہ حدیث اپنے معنی ومطالب کے اعتبار سے نہایت جامع ہے اور دنیا وآخرت میں کامیابی کی ضامن ہے۔ اس حدیث کے کلمات کو کسی بھی مجلس کے آخری میں پڑھ لیا جائے تو مجلس کا کفارہ ہوجائے گا اور اس حدیث مبارک میں ظاہر وباطن کے تمام بیماریوں کا علاج بھی موجود ہے، اس میں عقیدہ، اعمال، حسن خاتمہ اور کامیابی وکامرانی کی چیزیں بھی موجود ہیں۔ بخاری شریف کی آخری حدیث "سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم" ہے۔ اس حدیث کا پاک کے ورد سے آنکھوں کی بیماریاں، بینائی سے محرومی، فالج، برص، جوڑوں کا درد اور دیگر امراض سے حفاظت ہوتی ہے۔ بخاری شریف کی یہ آخری حدیث تمام کتاب کا خلاصہ ہے۔

مزید انھوں نے کہا کہ حدیث شریف کا پڑھنا، سننا اور اس کو سمجھنے کی کوشش کرنا سعادت مندی ہے اس سے نہ صرف دنیا میں خوشحالی اور جسم وروح کو تازگی ملتی ہے بلکہ کئی اخروی فوائد بھی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ہر حدیث میں لذت وحلاوت پائی جاتی ہے لیکن یہ لذت وحلاوت کی کیفیت بخاری شریف میں بہت زیادہ ہے۔ امام بخاری نے 16 سال میں احادیث کو جمع کیا۔ آپ ہر حدیث کو لکھنے سے قبل غسل فرماتے اور دو رکعت نماز ادا کرتے۔ امام بخاری نے بخاری شریف کا ہر عنوان مدینہ منورہ میں حضور اکرم کے روضہ پاک کے روبرو لکھنے کا اہتمام کیا۔ وہ جب بھی بخاری شریف کا عنوان لکھتے اس سے پہلے حضور اکرم پر درود بھیجتے اور آپ کی بارگاہ میں عنوان کو پیش کرتے تھے۔ بخاری شریف کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں 22 ثلاثیات ہیں۔ ثلاثیات یعنی وہ حدیث جو صرف تین واسطوں سے حضور اکرم تک پہنچتی ہے۔ بخاری شریف کی اکثر ثلاثیات حضرت مکی بن ابراہیم سے مروی ہیں۔ مکی بن ابراہیم، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں۔ امام اعظم کو یہ خصوصیت ہے کہ ان کے پاس نہ صرف ثلاثیات بلکہ ثنائیات یعنی دو واسطوں کی احادیث اور وحدانیات یعنی صرف ایک واسطہ سے حاصل ہونے والی احادیث کا بڑا مجموعہ موجود ہے۔

علامہ نظامی نے اپنے درس کے دوران امام بخاری رحمہ اللہ کے فضل وکمال اور علم حدیث کے تعلق سے اُن کے علمی کارناموں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے ذخیرہ احادیث کی تلاش وجستجو اور اس کی حفاظت کے لیے دور دراز کے اسفار کیے اور اس عمل کے لیے اپنی زندگی وقف کردی۔ علامہ شمس الحق نظامی پرنسپل جامعہ نے کہا کہ طلبہ موجودہ زمانہ کے چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے تیار رہیں۔ انھوں نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علم بغیر عمل کے سودمند نہیں۔ آپ علم کے ساتھ ساتھ زیور عمل سے بھی آراستہ ہوں۔ آج آپ ادارہ کی چہار دیواری سے نکل کر میدان عمل میں قدم رکھ رہے ہیں۔ اشاعتِ دین کی عظیم ذمہ داری اب آپ کے کاندھوں پر ہے، آپ کو مثبت انداز میں تبلیغ دین اور دعوت الی اللہ کا فریضہ انجام دینا ہے۔ اس موقع پر مولانا اخلاق احمد نظامی، مولانا انواراللہ رضوی، مولانا فریدالدین بستوی، مفتی شمس الدین نظامی، مولانا عبدالقدوس قادری، مولانا نعمان نظامی، قاری توصیف رضا مصباحی، مولانا چاند محمد برکاتی، مولانا شفیع محمد نظامی، ماسٹر بسم اللہ انصاری، ماسٹر ایوب انصاری، ماسٹر جاوید احمد، ماسٹر توحید صدیقی، ماسٹر سبحان اللہ نظامی، افضل انصاری، رفاقت حسین انصاری وغیرہ اور دیگر لوگوں نے شرکت کی۔

بزم عزیز کا ماہانہ طرحی مشاعرہ، ممتاز شعرا کی شرکت

بارہ بنکی (پریس ریلیز): بزم عزیز کے زیر اہتمام ماہانہ طرحی مشاعرہ بزم کے بانی وصدر الحاج نصیر انصاری کے مکان واقع نبی گنج میں منعقد ہوا۔ مشاعرے کی نظامت کے فرائض ماسٹر عرفان بارہ بنکوی نے بحسن وخوبی انجام دیے، جبکہ صدارت لکھنؤ کے معروف شاعر سلیم تابش نے کی۔ اس باذوق محفل میں کوثر ردولوی اور ماسٹر علیم ردولوی مہمانانِ خصوصی کی حیثیت سے شریک رہے، جبکہ اختر جمال عثمانی اور ماسٹر ارجن پرساد مہمانانِ ذی وقار کے طور پر موجود رہے۔ اس بار مشاعرے کے لیے دو مصرعے طرح دیے گئے تھے:

" کون تھا جو اک حسین خواب دے گیا مجھے"

" مشکل پڑی تو کوئی بھی اپنا نہیں رہا"

مشاعرے میں شریک شعرا نے ان دونوں طرحی مصرعوں پر اپنے بہترین اشعار پیش کیے، جو حاضرینِ مشاعرہ کو بے حد پسند آئے۔ ذیل میں منتخب اشعار پیش کیے جا رہے ہیں:

حالت اور وقت نے منظر بدل دیا
آئینے میں ہمارا ہی چہرہ نہیں رہا
سلیم تابش لکھنوی

مجھ سے آگے آگے ہی رہا صدا مرا نصیب
میں جہاں جہاں گیا وہ وہاں ملا مجھے
نصیر انصاری

اچھے رہتے ہیں یوں تو زمانے میں اور بھی
اچھوں میں کوئی آپ سے اچھا نہیں رہا
ماسٹر عرفان انصاری

کٹتے ہیں کیسے شام وسحر اُن سے پوچھیے
جن کے سروں پہ باپ کا سایہ نہیں رہا
ہزیل لعل پوری

جتلو گیا اٹھانے اُسی نے گرا دیا
نیکی کا شہیب زمانہ نہیں رہا
شہیب کوثر انصاری

بوڑھے ہوئے تو چھوڑ کر بچے چلے گئے
پھولوں کے درمیان کوئی غنچہ نہیں رہا
ماسٹر علیم ردولوی

جب بھی حضور رب ہوئے ہم صف بہ صف کھڑے
اُس وقت کوئی ادنیٰ و اعلیٰ نہیں رہا
قاری عبدالستار بلالی

کل تک جو شہر بھر میں تھا چرچا نہیں رہا
رُتبہ جو آپ کا تھا وہ رُتبہ نہیں رہا
احمد سعید حرف

بچے بڑے ہوئے تو ہمیں چھوڑ چل دیے
بوڑھے شجر پہ ایک بھی پتہ نہیں رہا
ماسٹر طفیل زید پوری

مرتے ہیں لوگ روز یہاں حادثات سے
اب زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں رہا
ماسٹر کامل کنتوری

ظالم تمام آئے اور آکر چلے گئے
ظلم و ستم کسی کا ہمیشہ نہیں رہا
نفیس بارہ بنکوی

پہلے تھے بانٹتے سبھی ایک دوسرے کے غم
اب حال کوئی پوچھنے والا نہیں رہا
مجیب ردولوی

واحد وہ ایک ذات ہے جس کے سوا کوئی
مشکل پڑی تو کوئی بھی اپنا نہیں رہا
کیفی ردولوی

میرا کمال آبلہ پائی تو دیکھیے
صحرا کا ایک خار بھی پیاسا نہیں رہا
سرور کنتوری

روکے تھا کتنی دھوپ یہ معلوم تب ہوا
جب گھر پہ بوڑھے پیڑ کا سایہ نہیں رہا
بشر مسولوی

اس کے علاوہ شمس زکریاوی، بسمل مسولوی، نظر مسولوی، عارف شہاب پوری، کیف بڑیلوی، عرفان بارہ بنکوی، انور ستر کھی، صبا جہانگیر آبادی نے بھی اپنے اپنے کلام پیش کیے۔ اختتامیہ اور آئندہ مشاعرہ کا اعلان مشاعرے کے اختتام پر الحاج نصیر انصاری نے تمامی شعرا اور سامعین کا شکریہ ادا کیا اور اعلان کیا کہ بزم عزیز کی آئندہ نشست عیدملن کے موقع پر غیر طرحی مشاعرہ کی شکل میں منعقد ہوگی، جس کی تاریخ بعد میں بتائی جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی اعلان کیا گیا کہ "انجمن وارثی" کا سالانہ طرحی مشاعرہ 7 اپریل 2025 کو خانقاہ حافظ پیاری دیوئی شریف میں منعقد ہوگا۔ اس مشاعرے کے لیے مصرعِ طرح "نکلے ترے دیار میں یہ جاں خدا کرے" ہوگا، جس میں "خدا" قافیہ اور "کرے" ردیف رہے گی۔

بی جے پی حکومت کی وجہ سے خواتین اپنے حقوق سے محروم ہیں: شیام لال

ملیح آباد میں سماج وادی مہیلا سبھا کا انعقاد، 2027 میں اکھلیش یادو کو وزیراعلیٰ بنانے کا عہد

ملیح آباد (ایجنسی): سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیراعلیٰ اکھلیش یادو کی ہدایت پر منگل کو لکھنؤ کے ملیح آباد کے ساگرلان میں سماج وادی مہیلا سبھا کی طرف سے خواتین کی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ یہ پروگرام 2027 میں سماج وادی پارٹی کی حکومت بنانے اور شری اکھلیش یادو کو وزیراعلیٰ بنانے کے عزم کے ساتھ بلا تعطل جاری ہے۔ خواتین کانفرنس میں مہمان خصوصی ریاستی صدر شری شیام لال پال اور مہمان خصوصی ایم پی شری آر کے چودھری موجود تھے۔ پروگرام کی صدارت سماج وادی مہیلا سبھا کی قومی صدر محترمہ جوہی سنگھ نے کی اور نظامت محترمہ راج بالا راوت نے کی۔ ریاستی صدر شری شیام لال پال، ایم پی شری آر کے چودھری، قومی صدر مسز جوہی سنگھ کا پروگرام کی منتظم مہیلا سبھا کی ضلع صدر پریم لتا یادو نے شال اور ہار پہنا کر استقبال کیا۔ اس کے علاوہ وہاں موجود تمام خواتین کو کپڑے بھی پیش کیے گئے۔

ریاستی صدر شری شیام لال پال نے کہا کہ خواتین کانفرنس کا انعقاد خواتین کو ان کے حقوق کے ساتھ ساتھ آئین کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ آج بی جے پی حکومت کی وجہ سے خواتین اپنے حقوق سے محروم ہیں۔ آج بھی معاشرے میں تعلیم یافتہ خواتین کا تناسب بہت کم ہے اور وہ صرف گھریلو خواتین کے طور پر رہ جاتی ہیں۔ تمام خواتین کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے حقوق سے آگاہ ہوں، تب ہی وہ اپنے خاندان کے ساتھ ساتھ ملک اور ریاست کی ترقی میں اپنا حصہ ڈال سکیں گی۔ شری شیام لال پال نے کہا کہ ملکی پور اسمبلی ضمنی انتخاب اور دہلی اسمبلی انتخابات میں بی جے پی نے سرکاری مشینری کا غلط استعمال کر کے جمہوریت کے ساتھ کھلواڑ کیا ہے۔ جمہوریت عوامی بے شرمی پر چلتی ہے۔ لیکن بی جے پی میں عوامی شرمندگی نہیں ہے۔ اس کانفرنس میں شریک سابق رکن پارلیمنٹ سشیلا سروج، سابق امیدوار اور ملیہ آباد اسمبلی کے انچارج، ریاستی نائب صدر سی ایل ورما، ضلعی صدر جے سنگھ 'جیانت' بھارت یادو، للیتا راجپوت لودھی، ارچنا راوت، بنی راوت، کونسلر ممتا راوت، اسمبلی کے صدر سونیش موریہ، ضلعی پنچایت کی رکن پنالال راوت، نہال، نیشنل ٹریو ڈیکی، سنگھ کے صدر آنند یادو، شابر احمد خان، بچن سنگھ یادو، ایڈوکل سنگھ، مزبول خان، مایارم ورما، ایڈووکیٹ اسمبلی سکریٹری رام سنگھ یادو، رام ناتھ راوت، رام ناتھ، رام نیتھ، رام نار، ہریشانکر یادو، سندیپ سنگھ، سینڈیپ سنگھ، سینڈیپ سنگھو، سینڈیپ سنگھو، زین جے یادو، لوکمان علی، رام نارائن راوت، رکی گپتا، کوآپریٹو یونین لمیٹڈ کاکوری کے چیئرمین کیشری راؤ دھرا سنگھ یادو، راجیش سویتا، ششیلیندر یادو، انیل سنگھ، رضوان احمد، ترون راوت، پپو یادو، پنو یادو، شالم، وینا راوت، گنگا جلی راوت، رامپیاری راوت، پاروتی گوتم، ریناراوت، انوتھ، راوتما، انوتھ، رومانیا، تیمورا، ودیاوتی گوتم، آشا یادو، شانتی یادو، ریکھا یادو، نیلیما گوتم، رجنی پٹیل، سونی راوت، للیتا راجپوت، سندھیا یادو، کانتی راوت، ریشما، پربھودی کے ساتھ ہزاروں خواتین اور پارٹی کارکنان موجود تھے۔

ضلع کی بیٹی نے انٹگرل یونیورسٹی میں دوسونے کا طمغہ حاصل کیا

سلطانپور (نامہ نگار): محلّہ خیرآباد کی رہنے والی انٹیگرل یونی ورسٹی کی طالبہ شفا فاطمہ نے یونی ورسٹی کامرس اینڈ مینجمنٹ شعبہ میں پہلا مقام حاصل کرتے ہوئے سونے کے دو طمغات حاصل کئے ہیں۔ اتر پردیش ودھان پریشد کے اسپیکر کنور مانویندر سنگھ نے یونی ورسٹی میں منعقدہ ایک تقریب میں شفا فاطمہ کو اعزاز سے نوازا ہے۔ شفا فاطمہ کو ایک سونے کا طمغہ اپنی فیکلٹی میں ٹاپ کرنے پر ملا اور دوسرا گریجوایشن سطح پر اچھے نمبرات لانے کے سبب دیا گیا۔ شفا فاطمہ کی اس کامیابی ہر پورے خیرآباد محلّہ کے لوگ اور شہر کے اہل علم افراد میں خوشی کی لہر ہے سب نے شفا کو مبارکباد پیش کی ہے۔

محکمہ پنچایتی راج میں تبادلے اور تعیناتی کا کھیل

سلطانپور (نامہ نگار): ضلع کے محکمہ پنچایتی راج میں صفائی ملازمین کی تعیناتی اور تبادلہ کولیکر قانون کو طاق پر رکھ دیا گیا ہے اور سارا کام میز کے نیچے سے چل رہا ہے۔ صفائی ملازمین اپنے موافق تعیناتی کرا رہے ہیں اور سارا کام پنچایت راج افسر کی ناک کے نیچے جاری ہے۔ اطلاعات یہ بھی ہیں کہ اوپر کے افسران کو جھوٹی رپورٹیں بھی ارسال کی جارہی ہیں اور حکومت کو بھی گمراہ کیا جارہا ہے۔ پنچایت راج محکمہ میں اثر ورسوخ رکھنے والے صفائی ملازمین کو منچاہی تعیناتی حاصل ہے ایسی جگہ ملازمین اپنی تعیناتی کرا رہے ہیں جہاں انکو کوئی کام نہ کرنا پڑے اور جو صفائی ملازم کوئی اثر ورسوخ نہیں رکھتے وی دھکے کھانے پر مجبور ہیں۔ میز کے نیچے سے جواپنا کام کرانے میں ماہر ہیں وہ آرام میں ہیں۔ ضلع کی بہت ساری موضع پنچایتیں ایسی ہیں جہاں گندگیوں کو انبار ہے لیکن وہاں کی عوام نے آج تک کسی صفائی ملازم کا منھ نہیں دیکھا ہے اور جن علاقوں میں خواتین تعینات ہیں وہاں لوگ جانتے ہی نہیں کہ یہاں کوئی صفائی ملازم ہے بھی یا نہیں۔

یوپی مدرسہ بورڈ: شراوستی میں ایک کلیکشن سنٹر اور تین امتحانی مراکز قائم

شراوستی (نامہ نگار): اتر پردیش مدرسہ بورڈ کے امتحانات وقت پر شروع ہو گئے ہیں ریاست کے 71 اضلاع میں 434 امتحانی مراکز قائم کئے گئے ہیں ضلع شراوستی میں ایک کلیکشن سنٹر اور تین امتحانی مراکز قائم کئے گئے ہیں۔ مدرسہ اشرفیہ بحرالعلوم مصرولیہ بنکٹی و مدرسہ خادم العلوم شیو پور بنکٹ کا امتحانی مرکز چودھری رام بہاری بدھ انٹر کالج کو بنایا گیا ہے جہاں پوری شفافیت کے ساتھ پرامن طریقے سے امتحانات ہو رہے ہیں۔ امتحان کی شفافیت کو برقرار رکھنے کے لیے سی سی ٹی وی کیمروں اور وائس ریکارڈنگ کے ذریعہ نگرانی کی جارہی ہے سبھی امتحانی مراکز کو ویب کاسٹنگ کے ذریعہ کنٹرول کمانڈ روم سے براہ راست منسلک کیا گیا ہے ساتھ ہی مجسٹریٹ اور محکمہ تعلیم کے افسران کو بھی تعینات کیا گیا ہے تاکہ امتحانی مراکز کی نگرانی مزید موثر ہو سکے۔ ضلع اقلیتی فلاح و بہبود آفیسر جناب دیوندر رام صاحب نے اپنی پوری ٹیم کے ساتھ لگاتار دوسرے دن بھی ضلع کے سبھی امتحانی مراکز کا دورہ کیا اسی ضمن میں چودھری رام بہاری بدھ انٹر کالج کٹرا شراوستی میں بھی ضلع اقلیتی فلاح و بہبود افسر کی آمد ہوئی یہاں کے انتظمات اور شفافیت کو دیکھ کر وہ پوری طرح سے مطمئن نظر آئے اور سنٹر انچارج و پرنسپل جناب راجیش یادو جی کا بھرپور تعاون کے لئے شکریہ ادا کیا۔

NATIONAL / INTERNATIONAL

غزہ کی آبادی کے "رضاکارانہ کوچ" کیلئے اسرائیل کا خصوصی ایجنسی کے قیام کا فیصلہ

غزہ (ایجنسی):

اسرائیلی وزیر دفاع یسرائیل کاتز نے اعلان کیا ہے کہ غزہ کی پٹی کے لوگوں کا "رضاکارانہ کوچ" کے لیے ایک خصوصی ایجنسی قائم کی جائے گی۔ وزارت دفاع کی جانب سے جاری ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ کاتز نے (پیر کے روز) غزہ کی آبادی کے رضاکارانہ کوچ کے حوالے سے ایک اجلاس منعقد کیا۔ اجلاس کے اختتام پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ غزہ کی آبادی کے رضاکارانہ کوچ کے لیے وزارت دفاع میں ایک ڈائریکٹوریٹ بنایا جائے گا۔ اس سے قبل رواں ماہ کاتز نے اسرائیلی فوج کو احکامات دیے تھے کہ وہ غزہ کی پٹی کی آبادی کی رضاکارانہ ہجرت کے لیے ایک پلان تیار کرے۔ یہ پلان غزہ کے ان لوگوں کو وسیع مواقع فراہم کرے گا جو وہاں سے کوچ کی خواہش رکھتے ہیں اور میزبان ممالک میں ضم ہونے میں مددگار ثابت ہوگا۔ اس طرح ہتھیاروں سے پاک غزہ کی پٹی میں تعمیرنو اور ترقیاتی کام سہولت سے انجام دیا جاسکے گا۔

اسرائیلی وزیراعظم بنیامین نیتن یاہو نے کل پیر کے روز باور کرایا ہے کہ وہ نیا غزہ قائم کرنے کے حوالے سے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے منصوبے پر کاربند رہیں گے۔ نیتن یاہو نے اس بات کا عزم بھی کیا کہ جنگ کے بعد حماس اور فلسطینی اتھارٹی دونوں میں سے کوئی بھی غزہ کی پٹی کی حکومت نہیں سنبھالے گی۔ ٹرمپ کی تجویز کے مطابق جو وہ بارہا دہرا چکے ہیں، غزہ کی پٹی پر امریکا کا "کنٹرول" ہوگا اور فلسطینیوں کو ہمسایہ ممالک بالخصوص مصر اور اردن منتقل کیا جائے گا۔ اس تجویز نے بین الاقوامی سطح پر غصے کی لہر دوڑا دی۔ اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ کے آغاز کے بعد سے غزہ کی پٹی کی مجموعی آبادی (24 لاکھ) کا بڑا حصہ کم ازکم ایک بار ضرور بے گھر ہوا۔ مصنوعی سیاروں سے متعلق اقوام متحدہ کے مرکز کی جانب سے کرائے گئے آخری جائزے کے مطابق یکم دسمبر 2024 تک غزہ کی پٹی کی 69 فی صد عمارتیں نقصان یا تباہی سے دوچار ہوئیں، یہ تعداد 170812 بنتی ہے۔

اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام کے مطابق تعمیر نو کا کام 2040 سے پہلے مکمل نہیں ہوسکے گا۔ دوسری جانب امریکی سینیٹر لینڈ سے گراہم نے پیر کے روز اعلان کیا کہ وہ غزہ کی پٹی پر کنٹرول اور فلسطینیوں کی بے دخلی سے متعلق ٹرمپ کی تجویز کو مسترد کرتے ہیں۔ اس دوران ڈیموکریٹ سینیٹر رچرڈ بلومنتھل نے توقع ظاہر کی ہے کہ عرب ممالک اس تجویز کا قابل عمل متبادل پیش کریں گے۔ اسرائیلی عہدے داران ٹرمپ کی تجویز پر قائم ہیں تاہم لینڈ سے گراہم جو ٹرمپ کے اتحادی اور ایک سینئر ریپبلکن سینیٹر ہیں اور خارجہ پالیسی اور قومی سلامتی امور میں اثر ورسوخ رکھتے ہیں... انھوں نے صحافیوں کو بتایا کہ سینیٹ کی ایسی کوئی قابل ذکر خواہش نہیں کہ امریکا کسی بھی صورت یا کسی بھی طریقے سے غزہ کی پٹی پر کنٹرول حاصل کرے۔ سینیٹر رچرڈ بلومینتھل کے مطابق یہ منصوبہ "ہرگز کامیاب نہیں ہوگا"۔

لبنانی حکومت کا زمینوں کو آزاد کرنے اور ہتھیاروں کی اجارہ داری پر زور

بیروت (ایجنسی):

لبنانی حکومت نے اپنے تمام لبنانی علاقوں کو اسرائیلی فوج کے قبضے سے "آزاد" کرانے کے عزم اور ہتھیاروں پر ریاست کے کنٹرول کی ضرورت کے ساتھ اقوام متحدہ کی قرارداد 1701 کے مواد کو" بغیر کسی چھیڑ چھاڑ کے اسے نافذ کرنے کا عہد کیا۔ نئی کابینہ کی تشکیل کے اعلان کے بعد وزیر اطلاعات بول مرقص نے کہا کہ حکومت غیر ریاستی عناصر سے ہتھیار کنٹرول کرنے کی کوشش کرے گی۔ صدارتی محل میں ایک اجلاس کے بعد مرقص نے کہا کہ حکومت اپنے وزارتی بیان میں" تمام لبنانی علاقوں کو آزاد کرانے کے لیے پرعزم ہے، ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسلحے کی نقل وحرکت پر اجارہ داری قائم کرے۔ ریاست کی خودمختاری کو خصوصی طور پر اپنی فوج کے ذریعے کنٹرول کرے گی"۔

خبر رساں ایجنسی "اے ایف پی" کے مطابق قرارداد مجریہ 2006ء کی سفارشات پر عمل درآمد کیا جائے گا۔ جنگ بندی نے حزب اللہ اور اسرائیل کے درمیان کھلے عام تصادم کا خاتمہ کر دیا، جس کے بعد سرحد پار سے گولہ باری کا سلسلہ ایک سال تک جاری رہا۔ اگرچہ معاہدے کا باضابطہ متن شائع نہیں کیا گیا ہے، لیکن لبنانی سیاست دانوں اور امریکی اور فرانسیسی سفیروں کے جاری کردہ بیانات میں اس کے وسیع خاکوں کا ذکر کیا گیا۔ خاص طور پر جنوب میں لبنانی فوج اور اقوام متحدہ کی عبوری فوج کی تعیناتی (یونیفل)، دریائے لیطانی کے جنوب میں واقع علاقے سے حزب اللہ کا انخلاء اور اسرائیل کے فوجی ڈھانچے کو ختم کرنا اور اس کے تمام علاقوں میں پیش قدمی کرنا ہے۔ اس معاہدے پر 60 دن کے اندر عمل درآمد ہونا تھا تاہم اسے 18 فروری تک بڑھا دیا گیا۔ ڈیڈ لائن کے موقع پر اسرائیلی فوج نے چند گھنٹے قبل اعلان کیا تھا کہ وہ لبنان کی مخالفت کے باوجود جنوبی لبنان میں 5 "اسٹریٹجک پوائنٹس" پر موجود رہے گی۔ اسرائیلی وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو نے اس بات پر زور دیا کہ" حزب اللہ کو غیر مسلح کیا جانا چاہیے"، جب کہ لبنان کے صدر جوزف عون نے کہا کہ حزب اللہ کے ہتھیاروں کا مسئلہ" لبنانیوں کے متفقہ حل کے تحت کیا جانا چاہیے۔

راجستھان میں اردو کی جگہ سنسکرت پڑھانے کا حکم، اساتذہ میں ناراضگی

جے پور (ایجنسی):

راجستھان کی بی جے پی حکومت نے ریاست کے سرکاری اسکولوں میں اردو کی جگہ سنسکرت کو تیسری زبان کے طور پر متعارف کرانے کا حکم دیا ہے، جس پر اساتذہ اور سماجی تنظیموں کی جانب سے شدید ردعمل سامنے آیا ہے۔ اس فیصلے کے تحت، وہ اسکول جہاں اردو پڑھنے والے طلبہ نہیں ہیں، وہاں اب سنسکرت کو پڑھایا جائے گا۔ ریاست کے محکمہ ثانوی تعلیم نے بیکانیر کے ناپاسر گورنمنٹ ہائر سیکنڈری اسکول میں اردو ادب کی جگہ سنسکرت ادب کو شامل کرنے کا حکم جاری کیا ہے، جو اپریل 2025 سے نافذ العمل ہوگا۔ اس سے قبل جے پور کے مہاتما گاندھی سیکنڈری اسکول اور کئی دیگر اسکولوں میں بھی ایسے ہی احکامات دیے جاچکے ہیں۔

محکمہ تعلیم کے ڈائریکٹر آشیش مودی نے وضاحت دیتے ہوئے کہا کہ جن اسکولوں میں اردو پڑھنے والے طلبہ نہیں ہیں یا دلچسپی نہیں رکھتے، وہاں سنسکرت کو متبادل کے طور پر متعارف کرایا جارہا ہے۔ انہوں نے بیکانیر کے ناپاسر اسکول کی مثال دی، جہاں صرف ایک طالب علم اردو پڑھ رہا تھا، جو اب بارہویں کلاس مکمل کر کے کالج جا رہا ہے۔ ان کے مطابق، چونکہ وہاں مزید کوئی اردو پڑھنے والا نہیں ہے، اس لیے اردو کی جگہ سنسکرت کو شامل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس فیصلے کے خلاف مختلف سماجی تنظیموں اور اردو کے اساتذہ نے احتجاج کیا ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ حکومت اردو کو اسکولوں سے ختم کرنے کی کوشش کر رہی ہے، جو ریاست میں لسانی تنوع کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ اساتذہ نے الزام لگایا ہے کہ بی جے پی حکومت شعوری طور پر اردو کو کمزور کر رہی ہے اور سنسکرت کو زبردستی مسلط کیا جارہا ہے۔

دریں اثنا، ریاستی وزیر داخلہ جواہر سنگھ بے ڈھم کے ایک متنازع بیان نے معاملے کو مزید ہوا دے دی ہے۔ ان کا بیان سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہا ہے، جس میں انہوں نے دعویٰ کیا کہ اردو کے اساتذہ کو جعلی ڈگریوں کے ذریعے بھرتی کیا گیا تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ کانگریس حکومت نے جان بوجھ کر سنسکرت کی جگہ اردو کو فروغ دیا تھا، جسے اب درست کیا جارہا ہے۔

یہ پہلا موقع نہیں ہے جب اردو کے معاملے پر تنازع کھڑا ہوا ہو۔ اس سے قبل بھی بی جے پی حکومت کے دور میں اردو کو نصاب سے نکالنے یا اس کی حیثیت کمزور کرنے کے الزامات لگتے رہے ہیں۔ تاہم، حکومت کا مؤقف ہے کہ اس کا مقصد صرف تعلیمی بہتری اور طلبہ کے مفاد کو مدنظر رکھنا ہے، نہ کہ کسی مخصوص زبان کے خلاف اقدام اٹھانا۔

اساتذہ اور اردو تنظیموں کا کہنا ہے کہ اگر حکومت واقعی تعلیمی بہتری چاہتی ہے تو اسے اردو کو بھی باقی رکھنے دینا چاہیے اور طلبہ کو اپنی پسند کی زبان منتخب کرنے کا موقع دیا جانا چاہیے۔ تاہم، فی الحال ایسا لگ رہا ہے کہ بی جے پی حکومت اپنے فیصلے پر قائم ہے، اور آنے والے دنوں میں یہ معاملہ مزید طول پکڑ سکتا ہے۔

شمال مشرقی ریلوے
تصحیح نامہ
صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے وان کے لئے منطقائی ریلوے منیجر رانچی۔ روارانسی کے ذریعہ کھلی ای ٹنڈر نوٹس نمبر این ای آر-بی ایس بی-168-2024، مورخہ 01.02.2025 کے تحت کام کی ٹنڈر جو مورخہ 04.03.2025 کو بند ہونی ہے، کو مورخہ 07.03.2025 تک بڑھائی جاتی ہے۔ مذکورہ تصحیح نامہ بھارتیہ ریل کے ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر بھی دستیاب ہے۔
منطقائی ریل منیجر / (انجی۔)
مجادھی/ڈبلو-408 وارانسی
ٹرینوں میں بیڑی/سگریٹ نہ پیئیں

امریکہ میں 'پریزیڈنٹ ڈے' کے موقع پر سڑکوں پر اتر آئے لوگ

ڈونلڈ ٹرمپ اور ایلون مسک کے خلاف لگائے نعرے

واشنگٹن (ایجنسی): امریکہ میں 'پریزیڈنٹ ڈے' پر لوگوں نے امریکی نومنتخب صدر کے خلاف ہی مظاہرہ شروع کر دیا ہے۔ دراصل امریکہ میں پریزیڈنٹ ڈے پر چھٹی رہتی ہے اور وہاں کے شہری اپنے سابقہ صدور کو یاد کر کے ان کے کاموں کے لیے ایک طرح سے ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ پریزیڈینٹ ڈے امریکی صدور کو وقف ہے، ایسے میں اس دن اگر صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو عام لوگوں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے تو یہ حیرت انگیز بات ہے۔ امریکہ کی تاریخ میں پہلی دفعہ پریزیڈینٹ ڈے کے روز اس طرح کا حکومت مخالف احتجاج ہوا ہے۔ امریکہ میں اس 'پریزیڈینٹ ڈے' کے موقع پر صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی پرزور مخالفت ہوئی۔ امریکی لوگوں نے صدر ٹرمپ کے خلاف کیے گئے مخالفت کو 'نوکنگس ڈے' کا نام دیا۔ علاوہ ازیں اس احتجاج کو '50501 موومنٹ' کا بھی نام دیا گیا ہے۔ اس موومنٹ (تحریک) کا مطلب ہے 50 مظاہرے، 50 ریاستیں، 1 موومنٹ۔ 'بی این آر نیوز چینل' میں شائع خبر کے مطابق امریکی شہری اپنے صدر کے غیر آئینی اقدامات سے ناراض ہیں اور وہ اپنے صدر کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ امریکہ میں جمہوریت کی جگہ بادشاہت قائم نہیں کیا جا سکتا ہے۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ ڈونلڈ ٹرمپ اور ان کے ساتھی ایلون مسک نے اقتدار پر قبضہ کرلیا ہے اور وہ ملک میں وفاقی نظام اور حکومت کو ختم کرنے میں لگے ہیں۔

واضح ہو کہ مظاہرے کے لیے امریکی شہریوں نے ریاستوں کی راجدھانیوں کا انتخاب کیا ہے اور لوگ وہاں مسک کی کمپنی کے ذریعہ تیار کردہ گاڑی ٹیسلا پر سوار ہو کر پہنچے۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ ٹرمپ اور مسک کی قیدات میں اب امریکہ ایک سنجیدہ ملک نہیں رہا۔ مظاہرین نے ٹرمپ کو ہٹاؤ، مسک کو ہٹاؤ جیسے نعرے بھی لگائے۔ ساتھ ہی مظاہرین نے ٹرمپ کو تاناشاہ بتاتے ہوئے کہا کہ وہ لوگ محبّ وطن ہیں، بزدلوں کی طرح ٹرمپ کے آگے جھکیں گے نہیں۔ ڈونلڈ ٹرمپ جب سے امریکہ کے صدر بنے ہیں تب سے ان کی پالیسیاں تنازعات کی زد میں آ گئی ہیں۔ انہوں نے امریکہ فرسٹ کا نعرہ دیا اور اس کے لیے انہوں نے امریکہ میں پیدائش پر مبنی شہریت کو ختم کرنے کی بات کی۔ انہوں نے غیر قانونی تارکین وطن کو ان کے ملک واپس بھیجنا شروع کر دیا ہے۔ بیوروکریسی پر لگام لگانے کے لیے انہوں نے 'ڈیپارٹمنٹ آف گورنمنٹ ایفی شینسی' (ڈاج) کی کمان امریکہ کے بڑے سرمایہ دار ایلون مسک کو سونپ دی ہے۔ ایلون مسک نے بیوروکریسی پر لگام کسنے کے لیے اب تک وفاقی نظام کے 9 ہزار سے زائد لوگوں کی چھٹی کردی ہے۔ تیسری جنس کی شناخت ختم کرنے اور اس جنس کو تسلیم نہ کرنے کے فیصلے سے بھی امریکی لوگوں میں خاصا ناراضگی ہے اور اس فیصلے کو لوگ ڈونلڈ ٹرمپ کی تاناشاہی سے موسوم کر رہے ہیں۔ یہی نہیں ڈونلڈ ٹرمپ اور ایلون مسک نے مل کر کئی ایجنسیوں کو بھی بند کر دیا ہے، جس کی وجہ سے ان میں کام کرنے والے کئی ہزار لوگ بیروزگار ہو گئے ہیں اور ان کے اہل خانہ بھی اس فیصلے سے کافی متاثر ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں مظاہرین نے اس معاملے میں کانگریس سے مداخلت کرنے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ محکمہ حکومتی کارکردگی یعنی 'ڈاج' کو امریکی نومنتخب صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے تشکیل دی ہے۔ یہ محکمہ ایک کمیشن کی طرح کام کر رہا ہے اور اس کا چیئرمین ایلون مسک کو بنایا گیا ہے۔ اس صلاح کار ادراہ کا کام امریکہ کو بیوروکریسی سے نجات دلانے اور اخراجات میں تخفیف کرنا ہے۔ واضح ہو کہ 'ڈاج' کی تشکیل کانگریس کے ذریعہ نہیں ہوئی ہے، یہ نومنتخب صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا ایک ایگزیکٹو آرڈر ہے۔

"لوہیا نامہ" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یا فورم میں کی جاسکتی ہے۔
قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یالین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کرلیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مود کی حقانیت اور دعوؤں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔ مشتہرین جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کرسکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوہیا نامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ادارہ لوہیا نامہ)

روزنامہ لوہیا نامہ، پرنٹر، پبلشر وپروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشتا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج، لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپوا کر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج لکھنؤ شائع کیا، ایڈیٹر: جاوید احمد
PRINTER, PUBLISHER & OWNER : JAVED AHMAD PRINTED AT: DAXITA OFFSET 105/128 PHOOLBAGH, KHATIYANA HUSAINGANJ, LUCKNOW (U.P.)-01 AND PUBLISHED FROM-155/239 bhedi mandi molvi ganj, Lucknow (U.P.)-226018, EDITOR:JAVED AHMAD,
Mob. 9999422966 Phone:0522-4332403 E-mail:lohiyanama84@rediffmail.com, Website:www.lohianama.com

یوپی اسمبلی میں اردو اور انگریزی پر بحث، سماجوادی پارٹی کا احتجاج

ماتا پرساد پانڈے نے انگریزی کے بجائے اردو کو فلور لینگو یج بنانے کا کیا مطالبہ، انگریزی مسلط کرنے کا لگایا الزام

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش اسمبلی میں آج اردو اور انگریزی کے مسئلے پر گرما گرم بحث دیکھنے کو ملی۔ اپوزیشن لیڈر ماتا پرساد پانڈے نے اسمبلی میں مطالبہ کیا کہ انگریزی کے بجائے اردو کو فلور لینگو یج بنایا جائے۔ انہوں نے حکومت پر الزام عائد کیا کہ انگریزی کو زبردستی مسلط کیا جا رہا ہے جبکہ اردو کو وہی حیثیت نہیں دی جا رہی جو دوسری زبانوں کو حاصل ہے۔

ماتا پرساد پانڈے نے مزید کہا کہ اتر پردیش میں بڑی تعداد میں لوگ اردو بولتے ہیں، اس لیے اسے اسمبلی کی کارروائی میں شامل کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ دیہی علاقوں میں زیادہ تر لوگ انگریزی نہیں جانتے، اس لیے انگریزی کو مسلط کرنا غیر مناسب ہے۔ ان کے اس مطالبے پر سماجوادی پارٹی کے اراکین نے بھی حمایت کا اظہار کیا اور حکومت کے رویے پر اعتراض کیا۔

اس بحث پر وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے سخت ردعمل ظاہر کیا اور سماجوادی پارٹی کو نشانے پر لیا۔ انہوں نے کہا کہ سپا کے لوگ اردو کی وکالت تو کرتے ہیں مگر مقامی زبانوں جیسے کہ بھوجپوری، بندیلی اور اودھی کی حمایت نہیں کرتے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ سماجوادی پارٹی اردو کو تو فروغ دینا چاہتی ہے مگر مقامی زبانوں کے لیے آواز نہیں اٹھاتی۔

یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ سماجوادی پارٹی کا رویہ دوہرا ہے۔ ان کے مطابق، "یہ اپنے بچوں کو انگریزی میڈیم اسکولوں میں پڑھاتے ہیں مگر دوسروں کے بچوں کے لیے اردو کی وکالت کرتے ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ عام لوگوں کے بچے اردو پڑھ کر صرف مولوی بنیں جبکہ ان کے اپنے بچے انگریزی پڑھ کر آگے بڑھیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ "یہ لوگ ملک کو سخت گیر مذہبی نظریات کی طرف لے جانا چاہتے ہیں، مگر ایسا نہیں ہونے دیا جائے گا۔"

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ان کی حکومت نے بھوجپوری، اودھی اور بندیلی زبانوں کو فروغ دینے کے لیے اقدامات کیے ہیں اور ان زبانوں کے تحفظ کے لیے اکیڈمیاں بھی بنائی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "دنیا کے مختلف ممالک جیسے ماریشس اور فجی میں رہنے والے ہندوستانی اودھی بولتے ہیں، یہ ہماری شناخت کا حصہ ہے اور اسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔"

بحث کے دوران ماتا پرساد پانڈے نے دوبارہ اپنے موقف کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ اردو بھی یوپی کی ایک بڑی زبان ہے اور اس کے بولنے والے لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "ہم صرف اور صرف انگریزی کے خلاف ہیں، کیونکہ یہ ہم پر زبردستی تھوپی جا رہی ہے۔" یہ معاملہ اسمبلی میں کچھ دیر تک بحث کا موضوع بنا رہا، تاہم حکومت نے واضح کیا کہ وہ مقامی زبانوں کے فروغ کے لیے اقدامات کر رہی ہے، جبکہ اپوزیشن نے اردو کے حق میں آواز بلند کرنے پر زور دیا۔

روضہ کاظمین میں جشن قائم کا انعقاد

لکھنؤ (ایجنسی) روضہ کاظمین سعادت گنج میں حضرت امام مہدی کی ولادت کے سلسلے میں محفلِ مقاصدہ کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت مولانا شوذب کاظم جرولی نے کی۔ محفل سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عروج الحسن نے کہا کہ ہمیں وہی بننا چاہیے جو ہمارے امام چاہتے تھے۔ مولانا شوذب کاظم جرولی نے بھی حضرت امام مہدی کی زندگی پر روشنی ڈالی۔ محفل میں معروف شعراء منظر بھوپالی، چندن فیض آبادی، روشن بنارسی، ضمن سرسوی، فاضل جرولی، میر ہلال رضوی، بیتاب ہلوری، فرحان بنارسی، بلال کاظمی، عظیم اعظمی، معروف سرسیوی، سہیل بستوی، اختر سرسیوی، امیر علی امیر حیدرآبادی، دیبل شہیدی، مدثر جونپوری، اعجاز زیدی، شموم عارفی، ضرار اکبرآبادی، شکیل اترولوی، ہلال نقوی، نجف اترولوی، رضا صفی پوری، خوشنود مصطفیٰ، گلریز نقی وغیرہ نے کلام بارگاہ امام زمانہ میں پیش کیا۔ اس موقع پر روضہ کاظمین کو شاندار طریقے سے سجایا گیا۔ جشن کا انعقاد تنظیم جعفری نے کیا تھا۔ تنظیم کے چیئرمین مولانا شوذب کاظم جرولی اور جاوید عابدی سمیت دیگر اراکین نے جشن میں آنے والے تمام لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔

حرمین سے اقصیٰ تا فلک منزل سدرہ ☆ ہم لمحوں میں صدیوں کا سفر دیکھ رہے ہیں

بزمِ شبلی کے تحت ماہانہ طرحی نشست

لکھنؤ (پریس ریلیز): بزم شبلی کی ماہانہ طرحی نشست بر مصرع طرح داغ دہلوی 'ہم دیکھنے والوں کی نظر دیکھ رہے ہیں' بزم کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر شمس الحسن شمس سندیلوی کی قیام گاہ سرو دئے نگر منعقد ہوئی، جس کی صدارت بزم کے صدر محمد خالد صدیقی صبرحدی اور نظامت عقیل غازی پوری نے کی۔ ڈاکٹر ثروت تقی مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ نشست کا آغاز کلام پاک کے بعد نعت مبارک ہمدم رودولوی نے بارگاہِ نبویؐ میں پیش کی۔ پسندیدہ اشعار نذرِ قارئین ہیں۔

مردودِ خلائق تو ہے شیطان جہاں میں
اب اس سے بھی آگے ہے بشر دیکھ رہے ہیں
خالد صدیقی صبرحدی

حرمین سے اقصیٰ تا فلک منزل سدرہ
ہم لمحوں میں صدیوں کا سفر دیکھ رہے ہیں
ڈاکٹر شمس سندیلوی

یہ خونِ تمنا ہے کہ اندازِ تغافل
ہم ان سے مخاطب وہ اُدھر دیکھ رہے ہیں
نور محمد نجمی لکھنوی

دنیا سے محبت کا چلن اٹھنے لگا ہے
نفرت کی سیاست کا اثر دیکھ رہے ہیں
عقیل غازیپوری

کانٹوں کے سِوا کچھ بھی نہیں شاخوں پہ جس کی
بڑھتا ہوا ہم ایسا شجر دیکھ رہے ہیں
عاصم ملیح آبادی

پہنچے تھے پناہ لینے پر اب تک ہیں مہاجر
تقسیم کا یہ کیسا اثر دیکھ رہے ہیں
بشارت لکھنوی

اخلاق و محبت کا مجھے درس ملا ہے
اغیار بھی یہ میرا ہنر دیکھ رہے ہیں
سلیم ہمدم رودولوی

قرطاس و قلم کا کچھ رشتہ بنا کے
ہم اپنا ہنر اپنا ہنر دیکھ رہے ہیں
سمیع سدھارت نگری

ان کے علاوہ کمال ادیب لکھنوی، ہارون بارہ بنکوی نے بھی کلام سنایا۔ نشست کے اختتام پر بزم کے جنرل سکریٹری نے شریک شعراء اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

'نوجوان نسل ہندوستان کو مضبوط ملک بنانے میں اہم ثابت ہوں گی'

انٹیگرل یونیورسٹی کے 16ویں سالانہ کانووکیشن سے کنور مانویندر سنگھ کا خطاب

لکھنؤ (ایجنسی) انٹیگرل یونیورسٹی نے اپنی سولھویں سالانہ تقسیم اسناد کی تقریب اسپورٹس گراؤنڈ میں ہوئی، جس میں بطور مہمان خصوصی اتر پردیش قانون ساز کونسل کے چیئرمین کنور مانویندر سنگھ نے شرکت کی۔ ڈاکٹر ارون مائرہ سابق ممبر پلاننگ کمیشن، سابق چانسلر سنٹرل یونیورسٹی ہماچل پردیش مہمان اعزازی کے طور پر شریک ہوئے۔ تقریب کی نظامت ڈاکٹر صبا صدیقی نے کی۔ تقریب میں 3823 طلباء کو اسناد سے نوازا گیا، جن میں 177 پی ایچ ڈی، 1075 پوسٹ گریجویٹ، 2389 بیچلر ڈگریاں اور 189 ڈپلومہ کی ڈگریاں شامل تھیں۔ مختلف کیٹگریز میں کل 86 گولڈ میڈل اور 87 سلور میڈل دیے گئے۔ امسال شعبہ ریاضیات کی ماسٹر آف سائنس کی طالبہ ارم ناز اور شعبہ بائیوٹکنالوجی کی طالبہ الویرا پروین عاقل کو بالترتیب گولڈ و سلور مڈل سے نوازا گیا۔ اس کے علاوہ بی بی اے، آئی بی ایم سال دوم کے طالب علم تنویر عالم کو ٹیک انوویشن اسٹارٹ اپ کے سدھی انفوٹیک پرائیویٹ لمیٹیڈ کے لیے اور ایم سی اے کے سال دوم کے طالب علم عرفات عالم خان کو ڈارک ایلافی پرفیوم اسٹارٹ اپ کے لیے انعام سے نوازا گیا۔ یونیورسٹی کی دو اساتذہ جن میں شعبہ مینجمنٹ کی اسماء فاروقی اور شعبہ سائنس کی ڈاکٹر تہمینہ خان کو سال کا بہترین ریسرچ کا ایوارڈ دیا گیا، جبکہ ڈپارٹمنٹ آف کمپیوٹر اپلی کیشن کے ڈاکٹر آصف خان کو بہترین انوویٹر کے انعام سے نوازا گیا۔

اتر پردیش قانون ساز کونسل کے چیئرمین کنور مانویندر سنگھ نے اپنے خطاب کے دوران سند یافتگان کو مبارکباد پیش کی اور تعلیمی ترقی میں یونیورسٹی کی نمایاں خدمات کو سراہتے ہوئے قابلیت وصلاحیت کو پروان چڑھانے اور جدت وعمدگی کے ماحول کو فروغ دینے میں انٹیگرل کے عزم کو اجاگر کیا۔ یہ تقریب آپ کی محنت اور لگن کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہماری نوجوان نسل جو کہ ملک کی آبادی کے ایک اہم حصہ کی نمائندگی کرتی ہے، اپنے ملک ہندوستان کو ایک مضبوط ملک بنانے میں ان کی اجتماعی کوششیں اور علم وہنر عظیم محرک ثابت ہوں گے۔

یونیورسٹی کے بانی اور چانسلر پروفیسر سید وسیم اختر نے کہا کہ آپ اپنی برسوں کی محنت کے نتیجے میں یہاں تک پہنچے ہیں۔ آپ اپنے اہداف کے حصول میں ثابت قدم رہیں، کامیابی راتوں رات حاصل نہیں ہوتی بلکہ مسلسل محنت اور کبھی شکست نہ ماننے والے عہد کا نتیجہ ہوتا ہے۔ انہوں نے طلباء کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ اپنے والدین کا احترام کریں، وہ آپ کی زندگی کا سب سے بڑا سہارا ہیں۔ ہمیشہ اپنے اساتذہ کا شکریہ ادا کریں جنہوں نے آپ کو اس مقام تک پہنچایا۔ مہمان اعزازی ڈاکٹر ارون مائرہ نے اپنے خطاب میں طلباء کو زندگی میں مسلسل سیکھنے کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ سیکھنے کا عمل کبھی ختم نہیں ہوتا۔ سماعت بھی تعلیم کا ایک حصہ ہے، ہمیں فطرت کی آوازوں کو سننا چاہیے، ان لوگوں کی آوازوں کو سننا چاہیے جو ہم سے مختلف ہیں، تب ہی ہم صحیح معنوں میں تعلیم یافتہ ہو سکتے ہیں۔

پرو چانسلر سید ندیم اختر نے طلباء کے روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اب سے آپ انٹیگرل یونیورسٹی کے صرف گریجویٹ نہیں ہیں، بلکہ اپنی محنت اور اپنے خیالات سے ثابت کریں کہ آپ دنیا کے کسی بھی کونے میں جا کر اپنی شناخت بنا سکتے ہیں۔ انہوں نے اپنے خطاب میں طلباء کو اپنے مقصد کے حصول میں ہمدردی وتخلیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے کی تلقین کی۔ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر جاوید مسرت نے یونیورسٹی کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے رپورٹ میں یونیورسٹی کی متعدد کامیابیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ انٹیگرل یونیورسٹی نے تعلیم، تحقیق اور عالمی سطح پر اپنی شناخت بنائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ انٹیگرل یونیورسٹی نہ صرف خطے میں اعلیٰ معیار کی تعلیم فراہم کر رہی ہے بلکہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر بھی اپنا نمایاں مقام بنا چکی ہے۔ یونیورسٹی نے کئی سالوں سے بہترین تعلیمی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے، اور اس کی عالمی اور قومی درجہ بندی میں مسلسل بہتری آئی ہے۔ یونیورسٹی کے رجسٹرار پروفیسر محمد حارث صدیقی نے سبھی کا شکریہ ادا کیا۔ تقریب میں یونیورسٹی کے کنٹرولر امتحانات پروفیسر عبدالرحمٰن خان نے ریسرچ ایکسیلنس ایوارڈز کا اعلان کیا اور گولڈ اور سلور میڈل جیتنے والوں کے ناموں کا اعلان کیا۔

یوپی بورڈ کے امتحانات 24 فروری سے

ایس ٹی ایف وایل آئی یو کو بے حد حساس سنٹر پر نظر رکھنے کی ہدایت: چیف سکریٹری

لکھنؤ (ایجنسی) اتر پردیش بورڈ آف سکنڈری ایجوکیشن (یو پی بورڈ) کے ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات 24 فروری سے شروع ہو کر 12 مارچ تک چلیں گے۔ ریاستی حکومت نے نقل سے پاک امتحان کے لیے وسیع انتظامات کیے ہیں۔ اس سلسلے میں آج پیر کو ریاست کے چیف سکریٹری منوج کمار سنگھ نے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ امتحان کی تیاریوں کا جائزہ لیا اور سبھی ڈویژنل کمشنروں، ضلع مجسٹریٹوں اور سینئر پولیس افسران کو ضروری ہدایات دیں۔ انہوں نے کہا کہ ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کے امتحانات کل 8140 امتحانی مراکز پر ہوں گے، جن میں سے 576 سرکاری 3446 امداد یافتہ اور 4118 سیلف فائننس اسکول ہیں۔ امتحان میں 27 لاکھ 32 ہزار 216 ہائی اسکول اور 27 لاکھ پانچ ہزار 17 انٹرمیڈیٹ کے طلباء حصہ لیں گے۔ انہوں نے بورڈ امتحانات کو پرامن اور شفاف طریقے سے منعقد کرانے کی سخت ہدایات دیں۔ انہوں نے کہا کہ امتحانات میں نقل کی کوئی گنجائش نہیں ہونی چاہیے۔ امتحان سے پہلے امتحانی مراکز کا صد فیصد معائنہ کیا جائے تاکہ تمام مراکز پر بنیادی سہولیات دستیاب ہوں۔

چیف سکریٹری نے کہا کہ آگرہ، متھرا، باغپت، علی گڑھ، مین پوری، ایٹہ، ہردوئی، اعظم گڑھ، بلیا، مئو، پریاگ راج، کوشامبی، چندولی، جونپور، غازی پور، دیوریا اور گونڈہ کو انتہائی حساس قرار دیا گیا ہے۔ ان اضلاع میں خصوصی چوکسی برتی جائے۔ ان مراکز کو ایس ٹی ایف اور ایل آئی یو کی خصوصی نگرانی میں رکھا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ امیدواروں کو وقت پر امتحانی مرکز پہنچنے میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ ہو۔ امتحان کے وقت کے مطابق بسیں مسلسل چلائی جائیں۔ امیدواروں کو غیر ضروری طور پر کہیں نہ روکا جائے۔ امتحانات کے دوران لاؤڈ اسپیکر کے استعمال پر پابندی عائد کی جائے۔ پولیس کو پریاگ راج، ایودھیا اور بنارس میں امتحانی مراکز کے قریب غیر ضروری اعلانات نہیں کرنے چاہئیں۔ اس کے علاوہ امتحان کے دوران بجلی کی بلا تعطل فراہمی کے انتظامات کو یقینی بنایا جائے۔

مسٹر سنگھ نے نقل مافیا اور سماج دشمن عناصر پر خصوصی نظر رکھنے اور ان کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی بھی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ امتحان کے کام میں رکاوٹیں ڈالنے والے عناصر کے خلاف قابل سزا جرم کے تحت کارروائی کی جائے۔ سی سی ٹی وی کے ذریعے اسٹرانگ روم کی 24 گھنٹے آن لائن نگرانی کی جائے اور سکیورٹی کے لیے مسلح فورس تعینات کی جائے۔ سوالیہ پرچوں کی سکیورٹی کے پیش نظر ٹیم تشکیل دے کر امتحانی مراکز کے اسٹرانگ رومز کا اچانک معائنہ کیا جائے۔

ایڈیشنل چیف سکریٹری ثانوی تعلیم دیپک کمار نے میٹنگ میں بتایا کہ امتحانات منصفانہ اور دھوکہ دہی کے بغیر ہونے کو یقینی بنانے کے لیے نئے انتظامات کیے گئے ہیں، جس میں تمام اضلاع اور امتحانی مراکز میں اہم مضمون کے لیے سوالیہ پرچوں کے اضافی سیٹ، سوالیہ پرچوں میں سنٹر وار کوڈنگ اور امتحانی مراکز کے تعین سے متعلق اعتراضات/شکایات کے آن لائن اندراج کا انتظام شامل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ عملی امتحان میں جیو کے سامنے ممتحن کی موجودگی اور موبائل ایپ اور پورٹل پر آن لائن نمبر اپ لوڈ کرنے کے انتظامات کیے گئے ہیں۔ صفحہ نمبر مرکزی اور ضمنی جوابی پرچے میں چھاپے گئے ہیں۔ سرٹیفکیٹ کم مارک نان ٹیئر ایبل اور واٹر پروف کاغذ پر پرنٹ کیا جائے گا، جس کی ابتدائی تصدیق سورج کی روشنی کے عکاس لوگو سے کی جا سکتی ہے۔ میٹنگ میں ڈائرکٹر جنرل اسکول ایجوکیشن کنچن ورما، سکریٹری سیکنڈری ایجوکیشن بھگوتی سنگھ اور دیگر سینئر افسران موجود تھے۔

مدرسہ سیدنا عثمان بن عفان پاٹا نالہ کا جلسہ دستار بندی

لکھنؤ (ایجنسی) قرآن کریم کا علم، اس کا پیغام، ہدایات پوری انسانیت کے لیے نفع بخش ہیں۔ قابل مبارکباد ہیں وہ نوجوان، نونہال جنہوں نے قرآن کریم مکمل حفظ کیا ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اس مبارک کام کے لیے منتخب کیا اور ان کے دل وسینہ میں اپنا کلام محفوظ کرایا۔ لہٰذا تمام حفاظ خاص طور پر تمام ایمان والے عموماً قرآن کے پیغام کو سمجھیں، عمل کریں، خود بھی فائدہ اٹھائیں اور دوسروں کو بھی پہنچائیں۔ ان خیالات کا اظہار مقررین نے پاٹا نالہ واقع مسجد رسولی کے مدرسہ سیدنا عثمان بن عفان کے جلسہ دستار بندی میں کیا۔ جلسہ میں بطور مہمان خصوصی دارالعلوم ندوۃ علماء کے ناظر عام مولانا سید عمار عبدالعلی حسنی ندوی نے شرکت کی۔ ان کی سرپرستی میں علماء وقراء نے تکمیل حفظ قرآن کرنے والے طلبہ کو دستار فضیلت باندھی، انہیں قرآن کی پیغام اور اس کے وقار کو احترام کو فروغ دینے کی تلقین کرتے ہوئے مستقبل روشن کی دعائیں دی۔ اس موقع پر محمد مصطفیٰ زید، محمد یحییٰ، محمد ذیشان، محمد سعید، عبداللہ کی دستار بندی ہوئی۔ جلسہ میں قاری بدر الدجیٰ رحمانی، مفتی امتیاز الحق، مولانا مناظر، مولانا سلمان بجنوری، مولانا سہیل ندوی، مولانا مفتی محمد حارث فاروقی، مولانا عبدالرزاق فاروقی، مولانا توفیق قاسمی، مولانا یامین قاسمی، حافظ محمد اسلام، مولانا سفیان ندوی، حافظ فیاض پہانوی، حافظ نہال پرتاپ گڑھی، وغیرہ خاص طور پر موجود رہے۔ مدرسہ کے مہتمم قاری نیاز احمد نے تمام مہمانان کا استقبال کیا۔ خدام مسجد رسول و مدرسہ نور عالم، پنو، حاجی زید احمد، محمد زکریا، مسعود احمد وغیرہ نے مہمانان کا شکریہ ادا کیا۔

حکومت کرپوری ٹھاکر فارمولے کو نافذ کرے: پسماندہ مسلم سماج

لکھنؤ (ایجنسی): پسماندہ مسلم سماج کے دفتر میں آنجہانی کرپوری ٹھاکر کی برسی کے موقع پر ایک سیمینار ہوا۔ جس کی صدارت تنظیم کے صدر انیس منصوری نے کی۔ ان کی تصویر پر گلہائے عقیدت پیش کئے۔ انیس منصوری نے کہا کہ وہ ہندوستان کے ایک آزادی پسند، استاد، سیاست دان اور ریاست بہار کے دوسرے نائب وزیر اعلیٰ اور دو مرتبہ وزیر اعلیٰ رہ چکے ہیں، ان کی مقبولیت کی وجہ سے انہیں 'جنا نائک' کہا جاتا ہے۔ 24 جنوری 2024 کو حکومت ہند نے انہیں بعد از مرگ بھارت رتن سے نوازنے کا اعلان کیا۔ ان کی وراثت میں صرف ایک جھونپڑی تھی۔ انیس منصوری نے کہا کہ کرپوری ٹھاکر نے اپنی پوری زندگی غریبوں، استحصال زدہوں، مظلوموں، پسماندہ اور انتہائی پسماندہ لوگوں کی بہتری کے لیے وقف کر دی تھی، مرکزی اور ریاستی حکومتوں کو کرپوری ٹھاکر فارمولہ کو مثالی مان کر پورے ملک میں نافذ کرنا چاہیے۔

ویر عبدالحمید اسکول کا نام تبدیل کرنے پر تشویش، وزیر اعلیٰ سے مداخلت کا مطالبہ!

لکھنؤ (ایجنسی) نیشنلسٹ کانگریس پارٹی، اتر پردیش کے ترجمان حسین احمد خان نے 1965 جنگ میں پاکستانی ٹینک کو تباہ کرنے والے ہندوستانی ہیرو شہید وطن ویر عبدالحمید کے نام سے منسوب غازی پور کے اسکول کا نام تبدیل کئے جانے پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے اپنی پارٹی کے ریاستی صدر ہریش چندر کے توسط سے اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے اپیل کی ہے کہ وہ اس بات پر غور کریں کہ غازی پور میں پرم ویر چکر یافتہ شہید ویر عبدالحمید کے نام پر چلنے والے ایک اسکول کا نام اب پی ایم شری کمپوزٹ اسکول کیوں رکھا جا رہا ہے۔ کیا یہ ملک کی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہونے والے اس بہادر بیٹے کی توہین نہیں ہے؟ کیا نام بدل کر مقامی انتظامیہ عوام کو ملک کو غلط پیغام دے رہے ہیں؟ ؟اس لیے میں وزیر اعلیٰ سے اپیل کرتا ہوں کہ 1965 کی پاک بھارت جنگ میں پاکستان کے پیٹنٹ ٹینک کو تباہ کرنے والے اس عظیم شہید ویر عبدالحمید کی روح کو تکلیف نہ پہنچنے دی جائے اس ملک کے نام پر لڑنے والے فوجیوں کو غلط پیغام جائے گا۔ آپ سے درخواست ہے کہ اسے روکنے کا حکم دیں۔

پندرہ روزہ تلفظ قرآن کورس کا اختتام

لکھنؤ (پریس ریلیز) صدیقیہ مسجد میں قائم مکتب نور القرآن میں 15 روزہ تلفظ قرآن کورس کے اختتام پر ایک نشست ہوئی، جس کو خطاب کرتے ہوئے منتظم مکتب مولانا محمد معروف سیدن پوری نے کہا کہ مساجد میں عمر رسیدہ افراد کے لیے اس طرح کے کورس کا انعقاد وقت کی اہم ضرورت ہے، ہر مسجد کے ذمہ داروں کو چاہیے اس کے لیے کمیٹی تشکیل دیں اور منظم طریقے سے اس فکر کو لے کر لوگوں سے ملاقاتیں کریں تاکہ مساجد میں دین سیکھنے سکھانے کی فضاء قائم ہو اور لوگوں کے اندر اسلام اور شعائر اسلام سے محبت پیدا ہو۔ اسی کڑی میں صدیقیہ مسجد میں 15 روزہ تلفظ قرآن کورس میں شریک بچوں کو فرائض نماز، واجبات نماز، مفسدات نماز، غسل، وضو، اذان واقامت کی مشق کے ساتھ قاری محمد سلمان زید پوری استاد شعبہ قرأت مدرسہ تعمیر ملت کے ذریعہ سورتوں کی مشق کرا کر تجوید کی باریکیوں کو سمجھایا گیا۔ آخر میں بچوں کو یادداشت کے طور پر دین کی بنیادی باتوں پر مشتمل کتابچہ دیا گیا۔ پروگرام کا آغاز اشہد عبداللہ کی تلاوت اور شادمان ایاز کی نعت سے ہوا۔ مولانا محمد معروف سیدن پوری کی دعا پر پروگرام ختم ہوا۔

عوامی مسائل کا حل اولین ترجیح: کیشو پرساد موریہ

لکھنؤ (ایجنسی) نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے اپنے کیمپ آفس 7 کالیداس مارگ میں منعقدہ جنتا درشن کے لیے آئے شکایت کنندگان کو یقین دلاتے ہوئے کہا کہ ہر شخص کی ہر مشکل کا ہر ممکن حل فراہم کرایا جائے گا۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ ہر شکایت کنندہ کے مسئلہ کو فوری اور تسلی بخش طریقے سے حل کیا جائے۔ ہدایت دی گئی کہ مسائل کو مکمل طور پر حل کیا جائے اور مسائل کے حل کے لیے متعلقہ افراد کا احتساب کیا جائے۔ ہدایت دی گئی کہ عوامی مسائل کے بروقت حل کو یقینی بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہراساں کرنے، زمینوں پر ناجائز قبضوں کے معاملات کو انتہائی سنجیدگی اور حساسیت کے ساتھ حل کیا جائے اور جہاں ضرورت ہو، سخت کارروائی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کے مسائل حل کرنا حکومت کی اولین ترجیح ہے۔